تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۸۲۵

إنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسٰی أن یبعثک ربک مقاماً محموداً

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

شرح چندہ	
سالانہ	
ششماہی	
سہ ماہی	
ماہانہ	

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

قیمت سالانہ بیرون ہند

جلد ۲۴ | مورخہ ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ | یوم شنبہ | مطابق ۴ جولائی ۱۹۳۶ء | نمبر ۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ جولائی - آج سات بجے شام سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بذریعہ موٹر دھرمسالہ سے واپس تشریف لائے۔

معلوم ہوا ہے کہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا اور حضرت امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی طبیعت کسی قدر علیل ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ؛

آج مغرب کے بعد مجلس ارشاد کا جلسہ ہوا جس میں مختلف دوستوں نے انگریزی زبان میں پانچ پانچ منٹ تقریریں کیں ؛

افسوس۔ آج مستری دین محمد صاحب کا جوان لڑکا بعمر ۱۸ سال پاؤں میں کیل سے زخم لگنے اور پھر نمونیہ کا حملہ ہونے کی وجہ سے فوت ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ضروری ہے کہ امام کی اطاعت پورے جوش و اخلاص کے ساتھ کی جائے

"میں خدا تعالٰے کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے میں ان کو بلاتا ہوں۔ نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتا ہے۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے۔ میری طرف سے کسی امر کا اشارہ ہوتا ہے۔ اور وہ تعمیل کے لئے تیار۔ حقیقت میں کوئی قوم اور جماعت طیار نہیں ہو سکتی جب تک اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے واسطے اس قسم کا جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہ ہو۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو جو مشکلات اور مصائب اٹھانے پڑے۔ ان کے عوارض اور اسباب میں سے جماعت کی کمزوری اور بے دلی بھی تھی۔ چنانچہ جب ان کو گرفتار کیا گیا۔ تو پطرس جیسے اعظم الحواریین نے اپنے آقا اور مرشد کے سامنے انکار کر دیا۔ اور نہ صرف انکار کیا بلکہ تین مرتبہ لعنت بھی بھیجدی۔ اور اکثر ان کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اس کے برخلاف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے وہ صدق و وفا کا نمونہ دکھایا جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ انہوں نے آپ کی خاطر ہر قسم کا دکھ اٹھانا سہل سمجھا۔ یہاں تک کہ عزیز وطن چھوڑ دیا۔ اپنے املاک و اسباب اور احباب سے الگ ہو گئے۔ اور بالآخر آپ کی خاطر جان تک دینے سے تامل اور افسوس نہیں کیا۔ یہی صدق اور وفا تھی جس نے ان کو آخر کار بامراد کیا۔ اسی طرح میں اب دیکھتا ہوں۔ کہ اللہ تعالٰے نے میری جماعت کو بھی اس کی قدر اور مرتبہ کے موافق ایک جوش بخشا ہے۔ اور وہ وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھاتے ہیں!"

(الحکم ۱۷ جولائی و ۱۰ اگست ۱۹۰۴ء)

بوڈاپسٹ کے ٹاؤن ہال گزٹ میں ایک احمدی مجاہد کا ذکر

چودھری حاجی احمد خان صاحب ایاز بی۔اے۔ایل ایل۔بی مبلغ اسلام مقیم بوڈاپسٹ کے متعلق میونسپل گزٹ بوڈاپسٹ کے ماہ مئی ۱۹۳۶ء کے پرچہ میں ایک مضمون مع فوٹو شائع ہوا ہے۔جس کا ترجمہ مع مضمون خط شائع کیا جاتا ہے۔ لکھا ہے۔

ایڈیٹر Haza Hunsa ... Pesti کی ایاز خان سے خوشگوار گفتگو ہوئی۔ایاز خان جماعت احمدیہ کو امام حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے ہنگری میں مسلمانوں کی حالت اور ہنگری کے مذہب۔اقتصادیات اور تمدن کا مطالعہ کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔وہ یہاں کی زبان سیکھکر یہاں اسلام پھیلانا چاہتا ہے۔ وہ ہمارے گزٹ کا اپریل کا پرچہ دیکھکر بہت خوش ہوا۔کیونکہ اس میں ایک لمبا مضمون مزار گل بابا کے متعلق ڈاکٹر مفتی صادق صاحب نمائندہ جماعت احمدیہ کے فوٹو کے ساتھ شائع ہوا تھا۔

اصل خط جس کا اردو میں فوٹو شائع کیا گیا ہے۔حسب ذیل ہے:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب!

پیشتی دار وشیں لاپ بوڈاپسٹ:۔

مکرمی السلام علیکم۔ آپ کے ماہواری رسالہ کا پرچہ بابت ماہ اپریل ۳۶ء میری نظر سے گزرا۔اس میں احیائے اسلام کے متعلق ڈاکٹر میڈرسکی ایندر کے قلم سے ایک قابل قدر مضمون لکھا ہوا تھا۔اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی امام جماعت احمدیہ قادیان کے نمائندہ ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب سابق مبلغ اسلام امریکہ و انگلستان کا فوٹو بھی تھا۔اس سے معلوم ہوتا ہے۔کہ ہنگری کے معزز حضرات اسلام کے ساتھ گہری دلچسپی اور ہمدردی رکھتے ہیں۔میں آپ کی اسلامی ہمدردی کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کا یہ پرچہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی قادیان کے ملاحظہ کے لئے ہندوستان بھیج رہا ہوں۔ہنگری میں اسلام کے لئے اس قدر دلچسپی اور آئندہ بنائے مسجد بوداپسٹ کی تجویز مشرق میں بسنے والے کروڑا مسلمانوں کو ہنگری کے دوست اور خیر خواہ بنا دیگی جماعت احمدیہ جو اس وقت دنیا کے ہر کونے میں اسلامی مشن قائم کر رہی ہے۔اور اسلام کے احیاء کے لئے سرتوڑ کوشش کر رہی ہے۔اس کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ والسلام خاکسار حاجی احمد خان ایاز۔

جلسہ سالانہ کیلئے دیگوں کی نویں قسط

خدا تعالےٰ کا رحم اور اس کی غریب نوازی ہمارے شامل حال ہے۔کہ جلسہ سالانہ کے لئے دیگوں کا مطالبہ روز بروز پورا ہو رہا ہے۔جن احباب نے ابھی تک اس کار خیر میں حصہ نہیں لیا۔وہ فوراً متوجہ ہوں۔نویں قسط میں حصہ لینے والوں کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:۔

نمبر شمار	دیگ کا وعدہ کرنے والے کا نام	تعداد دیگ	کس شخص کیطرف سے دیگ دی گئی	کیفیت
۲۸	سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ	ایک دیگ		دیگ پہنچ چکی ہے
۲۹	چوہدری محمد سعید صاحب پچھورد اسٹیٹ حیدر آباد سندھ	ایک دیگ	برائے ثواب والدہ صاحبہ مرحومہ	دغیرہ
۳۰	ملک شیر محمد صاحب دوالمیال ضلع جہلم	ایک دیگ	برائے ثواب والد خود ملک مہر محمد صاحب صوبیدار مرحوم	منظور قسط دیگ۔ وصول ہو چکے ہیں
۳۱	سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ کھاریاں ضلع گجرات	ایک دیگ	لجنہ اماء اللہ کھاریاں ضلع گجرات	قیمت دیگ للعہ وصول ہو چکے ہیں

اسی میں سے اب انچاس دیگوں کا مطالبہ باقی ہے۔امید ہے۔کہ بقیہ تعداد بھی عنقریب پوری ہو جائے گی۔احباب توجہ فرمائیں۔اور ایک دوسرے کو تحریک کریں۔بالخصوص سیکرٹری صاحبان اور جماعت کے دوسرے عہدہ داروں کا فرض ہے۔کہ وہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کی ہمہ تن کوشش فرمائیں۔

علاوہ ازیں میں لجنات اماء اللہ کو تحریک کرتا ہوں۔کہ وہ میرے اس نوٹ کو پڑھکر کوشش کریں۔کہ اپنی اپنی لجنہ کی طرف سے ایک ایک دیگ جلسہ سالانہ کے لئے بنوا دیں۔جس پر ان کی لجنہ کا نام کندہ کرایا جائے گا۔ایک دیگ جس کا وزن ایک من پختہ ہوتا ہے۔ چالیس روپیہ میں بنتی ہے۔تمام رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کو بھیجی جائیں۔ اور یہ تصریح کر دی جائے۔کہ یہ دیگ کی قیمت کے روپیہ ہیں:۔

(ناظر ضیافت۔قادیان)

تبلیغی ٹریکٹ منگا لیجیئے!

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے ماہواری ٹریکٹ ۱۶ بابت ماہ جون بعنوان "اس زمانہ کے امام کو ماننا ضروری اور ایمانیات میں سے ہے" چھپ چکا ہے۔اور احباب جماعت کو بھیجا جا رہا ہے۔جن دوستوں کو جس قدر تعداد مطلوب ہو۔اس سے فوراً اطلاع فرمائیں۔جن جماعتوں کو ان کے زیر تجویزہ بجٹ میں سے رقم مقررہ کی اطلاع دی جا چکی ہے۔انہیں چاہیئے کہ مطلوبہ رقوم ارسال فرمائیں۔

جو دوسرے احباب ٹریکٹ منگوانا چاہیں۔وہ بھی مناسب رقم بھجوا کر ممنون فرمائیں:۔ ابو العطاء اللہ دتہ جالندھری۔

مہتمم نشر و اشاعت۔قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ

جماعت احمدیہ اور ملکی سیاسیات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد میں کوئی تضاد نہیں

جماعت احمدیہ مذہبی جماعت ہے اور اس کے پیش نظر دُنیا کی مذہبی اور روحانی اصلاح کا مقصد ہی ہے۔ لیکن جب باوجود دُنیا کی شدید مخالفت کے جماعت احمدیہ کا قدم مذہبی میدان میں آگے ہی آگے بڑھتا گیا۔ اور باوجود بے سروسامانی کے اسے ترقی پر ترقی حاصل ہوتی گئی۔ اور دُنیا نے خوب اچھی طرح دیکھ لیا۔ کہ مذہبی رنگ میں اس کا مقابلہ کرنا اور اس پر غالب آنا محال ہو گیا ہے تو ایک طرف تو بعض حکام نے اور دوسری طرف ان کے آلۂ کار کچھ لوگوں نے یک وقت سیاسی پہلو سے حملہ کر دیا۔ اس پر جماعت احمدیہ کو اپنے سیاسی اور ملکی حقوق اور مفادات کی حفاظت کی طرف متوجہ ہونا پڑا۔ لیکن باوجود اس کے کہ زبردست سیاسی طاقتوں کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کی پوزیشن نہایت ہی نازک تھی۔ اور ہے۔ پھر بھی جماعت احمدیہ کے امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ گوارا نہ فرمایا۔ کہ جماعت احمدیہ ایسی خطرناک حالت میں بھی ایک لحظہ الغین کے لئے دُنیا کی مذہبی اصلاح کے مقصد کو اپنی آنکھوں سے اوجھل ہونے دے۔ اور کاملۃً سیاسیات میں منہمک ہو جائے۔ بلکہ آپ نے صرف یہ اجازت دی کہ سیاسی حقوق کی حفاظت کے اور سیاسی حملوں کے اندفاع کے لئے ایک حصہ جماعت مخصوص ہو جائے چنانچہ آل انڈیا نیشنل لیگ کے نام سے ایک جمعیت قائم ہو گئی۔ اور اُسے یہ ہدایت دے دی گئی۔ کہ سیاسیات میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشاء اور سلسلہ کی روایات کو ملحوظ رکھنا اس کا فرض ہوگا۔

مخالفین اور معاندین کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کی تعداد ہی کتنی ہے۔ لیکن اس میں سے بھی صرف ایک حصہ کو سیاسیات میں حصہ لینے۔ اور سیاسی رنگ میں نقصان رساں عنصر کا مقابلہ کرنے کے لئے مخصوص کر دینے سے پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کو اس کے لئے انتہائی طور پر مجبور کر دیا گیا۔ ورنہ وُہ تو اب بھی یہی چاہتی ہے۔ کہ اس کا ایک ایک فرد اور ایک ایک پیسہ دُنیا کی مذہبی اصلاح کے لئے وقف ہو۔ اور اسی کو وُہ اپنی زندگی کا اصل مقصد اور مدعا سمجھتی ہے۔ لیکن جب ان لوگوں کی طرف سے اس کے رستہ میں روڑا اٹکایا جائے جو سیاسیات کے میدان کے کھلاڑی کہلاتے ہیں۔ اور ان کی یہ کوشش ہو کہ اسے اپنی طاقت اور قوت سے کچل کر رکھ دیں تو اس کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ اس پہلو سے اپنی حفاظت کا انتظام کرے۔

پس ہمیں جب تک سیاسی مشکلات میں مبتلا نہیں کر دیا گیا۔ سیاسی رنگ میں ہمارے حقوق اور مفادات کو خطرہ میں نہیں ڈال دیا گیا۔ سیاسی قوت اور طاقت کو ہمارے خلاف استعمال نہیں کیا گیا۔ ہماری جماعت کے کسی حصہ کو بھی سیاسیات میں اس طرح حصہ لینے کی ضرورت لاحق نہیں ہوئی لیکن جب وُہ صورتِ حالات پیدا کر دی گئی جس کا اشارۃً اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ تو ہمیں بھی مجبور ہونا پڑا۔ کہ منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے اپنا رستہ بنانے کا انتظام کریں۔ ان حالات میں کوئی صحیح الدماغ انسان یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ جماعت احمدیہ نے مذہب کو چھوڑ کر سیاست کو اپنا منتہائے حیات بنا لیا ہے۔ اور نہ کوئی سمجھدار یہ کہہ سکتا ہے کہ جماعت احمدیہ نے اس مسلک سے علیحدگی اختیار کی ہے۔ جو بانیٔ سلسلۂ احمدیہ نے تجویز فرمایا۔

لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج کل بعض لوگ آنکھوں پر تعصب اور کینہ کی پٹی رکھ کر آل انڈیا نیشنل لیگ کی سرگرمیوں کے متعلق نہایت دیدہ دلیری سے یہ دونوں نتائج اخذ کر رہے ہیں اور اخبار "احسان" تو اس غم و اندوہ میں ہلکان ہوتا جا رہا ہے۔ کہ:۔ "مرزائے قادیانی کے دین پر وقت کی رفتار نے بہت جلد فتح پالی ہے"۔ اور "مرزائے قادیانی کے دین میں تازہ ترمیم" ہو گئی ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط اور سراسر جھوٹ ہے۔ "احسان" حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات میں سے بعض ایسے فقرات پیش کر کے جن میں حکومت کی خیر خواہی۔ اور وفا شعاری کا ذکر ہے۔ یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کر رہا ہے کہ آل انڈیا نیشنل لیگ کو سیاسیات میں حصہ لینے کی اجازت دے کر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشاء کے خلاف اقدام کیا ہے۔ حالانکہ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی ایک فقرہ بھی ایسا پیش نہیں کیا جا سکتا جس میں آپ نے اپنے ماننے والوں کو یہ ارشاد فرمایا ہو۔ کہ خواہ سیاسی رنگ میں تمہاری کتنی ہی حق تلفی کی جائے۔ اور تم پر کتنا ہی ظلم و ستم روا رکھا جائے۔ تمہیں یہ حق نہ ہوگا۔ کہ سیاسیات میں دخل دے کر مضرات کے ازالہ کی کوشش کرو۔ اور یہ جائز قرار دیا ہو۔ کہ [illegible] رہنا چاہیئے۔ وہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایات میں سے کوئی ایک حوالہ بھی ایسا نہیں دکھایا جا سکتا۔ جس میں جماعت کو حکومت سے بغاوت اختیار کرنے یا قانون کی خلاف ورزی کرنے کا اشارہ تک کیا گیا ہو۔ بلکہ اسی بیان میں جس کا یہ فقرہ "احسان" بار بار نقل کر رہا ہے۔ کہ "انبیاء ہمیشہ دُنیا سے غلامی کو دُور کرنے کے لئے آتے ہیں۔ ان کا یہ مقصد نہیں ہوتا۔ کہ دُنیا کو کسی کا غلام بنا کر رکھیں۔ بلکہ ان کا مقصد وحید یہ ہوتا ہے کہ دُنیا کو آزاد کریں"۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ ارشاد موجود ہے کہ "جس چیز سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم روکتی ہے اس سے آج بھی ہم رُکتے ہیں۔ اور وہ بغاوت فساد اور قانون شکنی ہے"۔

پس جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان تمام حوالجات کا جن میں حکومت سے تعلقات کا ذکر ہے۔ یہ مطلب ہے کہ حکومت کے خلاف بغاوت، فساد اور قانون شکنی نہ کی جائے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بھی یہی فرما رہے ہیں۔ تو یہ کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ آل انڈیا نیشنل لیگ کی روش حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے خلاف ہے اور ایسے مجبور کر دینے والے حالات میں حضرت امیر المومنین کی منظوری سے اس حد تک ہی سیاسیات میں حصہ لینا چاہیئے۔ جس حد تک قانون اجازت دیتا ہے۔

دراصل معاندین احمدیت یہ پہلو سے اس لئے چھوڑ رہے ہیں۔ کہ وُہ سمجھتے ہیں۔ کہ آل انڈیا نیشنل لیگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایات کے مطابق چل کر سیاسیات میں بھی ملک اور قوم کی ایسی شاندار خدمات بجا لائے گی۔ کہ ان خود غرض اور نفس پرست لوگوں کو پوچھنے والا کوئی نہ رہے گا جنہیں ہوا کا ہر جھونکا اڑائے پھرتا ہے اور جو ذاتی اغراض کی خاطر قوم اور وطن کے ساتھ بڑی سے بڑی غداری کرنے سے ذرا نہیں ہچکچاتے جماعت احمدیہ کے ایک حصہ کو سلطنت خداوندی نے مجبور کر کے اسی طرح سیاسیات کی طرف رُخ پھیر دیا ہے جس طرح سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسلمانوں کو مجبور کر کے جنگوں میں مبتلا کر دیا تھا۔ تو جس طرح اس وقت کا جنگ کرنا دنیا کے [illegible] جماعت احمدیہ کا [illegible]

احمدیت کے خلاف "مولانا" ابوالکلام آزاد کا حیرت انگیز بیان

"ہم نہیں جانتے۔ مجدد کیا بلا ہوتی ھے" (ابوالکلام آزاد)

سید فضل شاہ صاحب مالک شاہجہان ہوٹل بمبئی کے متعلق اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ وہ ایک عرصہ سے اس بات کے خواہشمند تھے۔ کہ مولانا ابوالکلام صاحب آزاد سے احمدیت کے خلاف کوئی تحریری اقرار یا بیان حاصل کرکے اسے پبلک کے سامنے پیش کریں۔ تا وہ لوگ جو "مولانا" کی بلند شخصیت اور آپ کے علمی تبحر کے قائل ہیں۔ انہیں یہ یقین ہو جائے کہ نعوذ باللہ احمدیت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ کہا جاتا ہے۔ چونکہ ان سے اس قسم کا بیان حاصل کرنے کی بنا پر اور کوئی صورت نہ تھی۔ اس لئے سید فضل شاہ صاحب نے حیلہ سازی سے ان کو بعض خطوط اس رنگ میں لکھے۔ کہ گویا وہ احمدیت کی تعلیم سے بہت تک متاثر ہو چکے ہیں۔ اور اب صرف یہ عقدہ ان کے لئے قابل حل ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے دو گروہوں میں سے کون حق پر ہے۔ چونکہ بوجہ بیعت تعلق ہو گیا۔ دونوں کا مالک ہونے کے مولانا ابوالکلام آزاد سے دوستانہ مراسم محبت ایک عرصہ سے قائم ہیں۔ اس لئے جب انہیں اپنے ایک دوست کی وساطت سے اس قسم کے خطوط پہونچے۔ تو وہ بے چین ہو گئے۔ اور انہوں نے یکے بعد دیگرے دو خطوط جواباً لکھے۔ جن میں احمدیت کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ یہ خطوط جن میں سے پہلا خط ۱۸ مارچ کا اور دوسرا ۵ جون کا ہے۔ چونکہ اب اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں۔ اور دشمنان احمدیت انہیں "باطل سوز بیان" اور احمدیت کے گہوارے پر ایک کاری ضرب وغیرہ قرار دے رہے ہیں۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان میں بیان کردہ امور کی حقیقت واضح کی جائے۔

ہمیں اس سے بحث نہیں۔ کہ سید فضل شاہ صاحب نے مولانا ابوالکلام آزاد کا احمدیت کے خلاف بیان حاصل کرنے کے لئے کیوں یہ طریق اختیار کیا جب علماء ایک طرف تو لوگوں کی دینی راہنمائی کی قابلیت سے تہی دست ہو کر گوشہ گمنامی میں جا بیٹھے ہوں۔ اور دوسری طرف سیدھے طریق سے کوئی بات ان سے کہلانا محال ہو۔ تو حیلہ سازی کرنے والے مجبور ہیں۔ اور اس سے دین کی طرف ان کی رغبت کا پتہ لگ سکتا ہے بہر حال سید فضل شاہ صاحب کے متعلق ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں البتہ اس بات کا افسوس ضرور ہے۔ کہ ان خطوط میں نہ صرف مولانا آزاد نے اپنی علمیت کا کوئی ثبوت نہیں دیا۔ بلکہ جماعت احمدیہ کی مخالفت میں وہ بعض ایسی باتیں کہہ گئے ہیں جن کی خود ایک عرصہ تک بڑے زور سے تردید کرتے رہے ہیں۔

مجددین کی بعثت کا انکار

"مولانا" نے جس بات کو بڑے زور سے پیش کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ دنیا کو قرآن مجید کی موجودگی میں کسی مجدد کی ضرورت نہیں۔ اور یہ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث نعوذ باللہ پایۂ اعتبار سے ساقط ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے ہر صدی کے سر پر مجدد مبعوث کیا کرے گا۔ اس ضمن میں ان کے قلم سے یہ نہایت ہی افسوسناک فقرہ بھی نکل گیا ہے۔ کہ "ہم نہیں جانتے مجدد کیا بلا ہوتی ہے۔" وہ لکھتے ہیں۔

"جو لوگ کہتے ہیں۔ مسلمانوں کے لئے ضروری ہے۔ ہر صدی کے کسی مجدد پر ایمان لائیں۔ ان سے پوچھئے۔ کہ یہ حکم کس قرآن میں نازل ہوا ہے۔ اگر قرآن سے مقصود وہ قرآن ہے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے۔ تو بتلایئے۔ کس پارہ۔ کس سورۃ کس آیت میں یہ بات کہی گئی ہے۔ کہ ہر صدی میں ایک مجدد آئے گا۔ اور مسلمانوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کی معرفت حاصل کریں۔ اور اس پر ایمان لائیں۔ اگر نہیں کہی گئی ہے۔ تو ہمیں کونسی ضرورت ہے۔ کہ اس لغویت میں پڑیں۔ ہم نہیں جانتے۔ مجدد کیا بلا ہوتی ہے۔ ہم جو کچھ جانتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ اللہ کی آخری اور کامل ہدایت آچکی ہے۔ جس کا نام قرآن ہے۔ اور جس کے مبلغ محمد رسول اللہ تھے۔ جو انسان اس پر ایمان لاتا ہے اور اس کے بتلائے ہوئے احکام پر عمل کرتا ہے۔ اس کے لئے نجات ہے۔ اس سے زیادہ ہم کچھ نہیں جانتے۔ اور نہ ہم کو کچھ جاننے کی ضرورت ہے۔ جو شخص کہتا ہے۔ کہ نجات وسعادت کے حصول کے لئے یہ کافی نہیں۔ اور کسی مجدد پر ایمان لانا ضروری ہے۔ وہ یا تو اسلام پر بہتان لگاتا ہے۔ یا اسلام کی بُو بھی اس نے نہیں سونگھی ہے۔"

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ مولانا آزاد بعثتِ مجددین کے مسئلہ کو "لغویت" قرار دیتے۔ اور مجدد کے ذکر پر بے دھڑک کہہ دیتے ہیں۔ کہ "ہم نہیں جانتے مجدد کیا بلا ہوتی ہے۔" پھر اسی پر بس نہیں۔ بلکہ وہ ہر اس شخص کے متعلق جو یہ کہے۔ کہ امتِ محمدیہ کے لئے سلسلہ مجددین ضروری ہے۔ یہ فتوے صادر فرماتے ہیں۔ کہ اس نے اسلام کی بُو بھی نہیں سونگھی۔ اور بالآخر وہ دریافت کرتے ہیں۔ کہ اگر یہ مسئلہ درست ہے۔ تو بتایا جائے۔ قرآن مجید کے کس پارہ۔ کس سورۃ اور کس آیت میں ہے۔ گویا ان کے نزدیک احادیث سے اس مسئلہ کا استنباط غیر ضروری ہے اور جو شخص اس قسم کے مسائل کے لئے احادیث کی طرف رُخ کرتا ہے۔ وہ جیسا کہ اپنے پہلے مکتوب میں لکھتے ہیں اس بات کا اظہار کرتا ہے۔ کہ قرآن مجید نعوذ باللہ ناقص اور اپنے اعلان الیوم اکملت لکم دینکم میں صادق نہیں۔"

"مولانا" ابوالکلام آزاد کسی وقت جس شہرت اور شخصیت کے مالک تھے اس کا تصور کرتے ہوئے یہ باور کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ کہ مذکورۃ الصدر باتیں انہی کے زورِ قلم کی رہین منت ہیں لیکن افسوس ہمیں اس حقیقت کے تسلیم کرنے سے کوئی چارہ نہیں۔ کہ فی الواقع یہ باتیں انہی کے قلم سے نکلی ہیں اور مزید افسوس اس بات کا ہے۔ کہ آج "مولانا" احمدیت کی مخالفت میں انہی باتوں کی تردید کرنے لگ گئے ہیں جن کی تشہیر آج سے کچھ عرصہ پہلے ان کا شیوہ رہا ہے۔

آج سے کچھ سال پہلے کے مولانا آزاد "مولانا" نے اب مجددین کی بعثت سے بشدت انکار کیا۔ اور قرآن کریم کے اس پارہ کی سورۃ اور آیت کا حوالہ دریافت فرمایا ہے۔ جس میں اس کا ذکر ہو۔ مگر وہ خود آج سے کچھ عرصہ پہلے اپنے قلم سے مجددین کی ضرورت تسلیم کر چکے۔ اور اس حدیث کی صداقت کا بھی اظہار کر چکے ہیں۔ کہ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا (ابوداؤد جلد ۲ ص۲۱۴ مشکوٰۃ کتاب العلم)

مولانا ابوالکلام آزاد کا سابقہ عقیدہ

شاید مولانا کے تازہ ارشاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ عجیب بات معلوم ہو اور شاید اسے سطحی معلومات رکھنے والا انسان تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ مگر حقیقت یہی ہے۔ کہ مولانا آزاد جو آج یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ "ہم نہیں جانتے مجدد کیا بلا ہوتی ہے" اور یہ کہ جو شخص یہ کہتا ہے۔ کہ کسی مجدد پر ایمان لانا ضروری ہے۔ وہ اسلام پر بہتان لگاتا ہے۔ اور بعثت مجددین کا مسئلہ ایک "لغویت" ہے۔ جس میں پڑنے کی کسی کو کیا ضرورت ہے۔ وہ آج سے کچھ عرصہ پہلے یہ فرما چکے ہیں۔

"نظامِ شمسی کی طرح نظامِ انسانی کے بھی مرکز ومحور ہیں۔ مگر تم کو ان کا حال نہیں معلوم۔ تم کو اجرام سماویہ کا مرکز معلوم کرنے میں جب ہزاروں برس لگ گئے۔ تو نہیں معلوم عالم انسانیت کے نظام ومراکز کے کشف کے لئے کتنا زمانہ درکار ہوگا۔ تاہم یہ معلوم رہے۔ کہ ہر عہد ودور میں خدا کے چند بندے ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن کا وجود ستاروں کے مرکزِ شمسی کی طرح تمام انسانوں کا مرکزِ محبت اور کعبۂ انجذاب ہوتا ہے

اور جس طرح نظام شمسی کا ہر متحرک ستارہ صرف اسی لئے ہے۔ کہ کعبۂ شمس کا طواف کرے۔ اسی طرح انسانوں کے گروہ اور آبادیوں کے ہجوم بھی صرف اسی لئے ہوتے ہیں۔ کہ اس مرکز انسانیت اور کعبۂ ہدایت کا طواف کریں۔ زمین والوں ہی پر موقوف نہیں۔ آسمانوں میں بھی صرف انہی کے ناموں کی پکار رہتی ہے " (تذکرہ صفحہ ۵۵ و ۵۶)

نظام انسانی کے یہ مراکز کیا کہلاتے اور کب دنیا میں قائم کئے جاتے ہیں۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے مولٰنا ارقام فرماتے ہیں :-

" اگرچہ دنیا بظاہر علم و فضیلت سے لبریز ہوتی ہے۔ اور بڑے بڑے اصحاب طنطنہ و شہرت و ارباب تفخر و عظمت موجود ہوتے ہیں۔ مگر کسی کو اس کی توفیق نہیں ملتی۔ کہ اپنے عہد و دور کی طلب دعوت اور سوال قیام ہدایت پر مردانہ وار لبیک کہے اور ظلمت کدۂ ضعف و درماندگی سے نکل کر راہ عزیمت و دعوت میں قدم رکھے۔ اور اگرچہ دروازۂ سعادت الٰہی باز و خزائن رحمت و نصرت ربانی ہموارہ در صدد بخشش و یغما ہوتے ہیں۔ مگر سینکڑوں ہزاروں علمائے عہد اور اصحاب خوانق و صوامع میں سے کسی کو بھی اس عہد کے احیاء و تجدید اور طائفہ منصورہ " من یجدد لها دینها " میں داخل ہونے۔ اور جماعت " یحبهم و یحبونه " میں محسود و محشور ہونے کی توفیق نہیں ملتی۔ تا آنکہ پردۂ ظلمت چاک ہوتا۔ اور یکایک صبح ہدایت و سعادت مشرق تجدید و انبعاث سے عالم افروز جہاں تاب ہوتی ہے۔ تو اس وقت تم دیکھتے ہو کہ جس راہ میں قدم رکھنے سے ایک عالم درماندہ و ناچار رہتا۔ اچانک ایک مرد ہمت اٹھتا ہے۔ اور نہ صرف قدم رکھتا ہے۔ بلکہ دوڑتا ہوا چلا جاتا ہے۔ راہ کی وہ مشکلیں اور صعوبتیں جو تمام عہد کے لئے مصیبتوں کا پہاڑ اور ہیبتوں اور دہشتوں کی گھاٹیاں تھیں۔ اور جن کے وہم و تصور سے بے چارگان وقت کی ارواح پر ایسی دہشت و ہیبت طاری ہو جاتی تھی " کانما یساقون الی الموت وهم ینظرون " تو وہ سب اس کے جولان قدم کے لئے ایک مشت غبار۔ اور ایک تودۂ خس و خاشاک سے زیادہ حکم نہیں رکھتیں۔ سب دیکھتے کے دیکھتے ہی رہ جاتے ہیں۔ اور وہ بڑھ کر عزیمت دعوت و ہدایت عامہ کا باب مسدود کھول دیتا ہے۔ اور اس کی زبان ہمت و مقال فتوت اس ترانۂ رجز سے زمزمہ ساز بزم عالم و عالمیان ہوتی ہے ؎

تا بہ یک جلوہ نیا ورد زہوشی و نہ طور
ایں دلم ہست کہ زنگیونہ ہزاراں دیدہ ست

اگرچہ اس عہد میں ہزاروں مدعیان کار موجود ہوں۔ مگر اس فضیلت مخصوص میں اس کا کوئی سہیم و شریک نہیں ہوتا صرف اسی کو اس عہد کی اقلیم ہدایت کی سلطانی و فرمان روائی پہنچتی ہے۔ اور صرف وہی اپنے زمانہ کا کلید بردار خزائن برکات و فیضان سماویہ ہوتا ہے۔ تمام اصحاب طریق ناچار ہوتے ہیں۔ کہ اپنے اپنے چراغ اسی مصباح ہدایت سے روشن کریں۔ اور تمام رہروان جادۂ مقصد مجبور ہوتے ہیں۔ کہ اس کے کاروان فضل و قافلہ کرامت کی آواز درا پر اپنے اپنے قدم اٹھائیں۔ " ذهب بمنزلة جليلة و رتبة عظيمة لا تساويها مزية ولا تعادلها منزلة و ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم " ؎

یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں "

(تذکرہ صفحہ ۹۹ و ۱۰۰)

مجددین کے عہد میں صلحاء کا بقیہ

مذکورۃ الصدر حوالجات کسی تشریح و توضیح کے محتاج نہیں۔ لیکن مولٰنا نے اس مسئلہ کے بعض اور پہلوؤں کو بھی بے نقاب کیا۔ اور اس سوال کے جواب میں کہ مجددین امت کے عہد سعادت عہد میں کیا صلحاء و اولیاء کا وجود قطعاً عنقا ہو جاتا ہے۔ یا ارباب حق کا بقیہ کچھ موجود ہوتا ہے۔ لکھتے ہیں :-

" جب انبیائے کرام علیہم السلام کی دعوت کے ظہور کے زمانوں میں بھی اعیان حق و آمرین بالمعروف و سارعون فی الخیرات سے قوم و ملک بالکل خالی نہیں ہو جاتا۔ تو تمام ... لئے کہ اصحاب عزیمت دعوت و مجددین امت انہی سے عبارت ہیں۔ ایسا ہونا کیوں ضروری ہو۔ اسی اصل الاصول کو کسی حال میں بھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ دعوت و قیام حق اور اصلاح و تربیت امم کا اصل سرچشمہ و مرکز مقام نبوت ہے۔ اور ہر عہد و دور میں اس کا جس قدر بھی ظہور ہوتا ہے۔ وہ سب اسی مقام سے ملحق و متصل اور سب کی روشنی اسی شمس نظام و قوام عالم سے مکتسب و مستنیر اور تمام انہار فیضان و سعادت کے لئے یہی سلسبیل نبوت مخرج و منبع کا حکم رکھتی ہے " (تذکرہ صفحہ ۱۰۳)

پھر لکھتے ہیں :-

" جب انبیاء کرام علیہم السلام کی دعوت اصلیہ و اساسیہ کا یہ حال ہوا۔ اور ہنگام ظہور ایک جماعت علیہ، دعاۃ حق کی موجودگی ان کے مقام دعوت و تبلیغ کی اساسیہ و اولیہ کے منافی نہ ہوئی۔ تو ظاہر ہے۔ کہ مجددین امت و نقباء و ورثاء نبوت کے مرتبۂ تجدید کے لئے یہ امر کیوں منافی ہو۔ اس عالم کے معاملات بھی تبعاً و فرعاً ویسے ہی واقع ہوتے ہیں " (تذکرہ صفحہ ۱۰۴)

مجددین امت کا ظہور کس قسم کے لوگوں میں سے ہوتا ہے

اس کے بعد وہ اس سوال کو لیتے ہیں۔ کہ مجددین امت کا ظہور کس قسم کے لوگوں میں سے ہوتا ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ

" مجددین امت کا ظہور بھی معاملات نبوت کے ماتحت ہے۔ جس طرح انبیاء کرام کی تعلیم و دعوت ہمیشہ اسی رنگ میں جلوہ افروز ہوتی ہے۔ جس کا ان کے عہد میں غلبہ ہو۔ اسی طرح مجددین امت کا ظہور بھی ہمیشہ اپنے رنگ و روپ میں وقت کے مقتضاء و داعیہ کے مطابق ہوتا ہے۔ کبھی امراء و سلاطین میں سے ظاہر ہوتا ہے۔ کبھی علماء و اصحاب درس و تدریس میں سے کبھی اصحاب سلوک و طریقت میں سے اور یہ تنوع اس لئے ہوتا ہے۔ کہ ان کے موطن کے حالات انہی بھیسوں کے مقتضی ہوتے ہیں " (تذکرہ صفحہ ۱۰۴)

پھر مجددین امت کے کاموں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

" ایک حدیث میں مجددین امت کا یہ کام بتلایا کہ ينفون عنه تحريف الغالين و انتحال المبطلين و تاويل الجاهلين " یعنی مجدد ان تحریفات کو دور کرتے ہیں۔ جو دین میں شرمنا ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح جہلاء کی تاویلات کا بھی مقابلہ کرتے ہیں۔ گویا جب لوگ تاویل مخصوص۔ اور تحریف نصوص اپنا شیوہ بنا لیتے ہیں۔ تو مجددین اللہ تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہو کر ان کا قلع قمع کرتے ہیں "

مجدد وقت کے بلند مقام کی تصریح

آپ اس امر کی بھی تصریح فرماتے ہیں۔ کہ گو کسی مجدد کے زمانہ میں بڑے بڑے عالم موجود ہوں۔ ان کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ زانوئے ادب مجدد وقت کے آگے تہہ کریں۔ چنانچہ لکھتے ہیں :-

" یہی وہ مقام مخصوص ہے۔ جو ہر عہد میں صرف ایک یا چند افراد عالیہ ہی کے حصہ میں آتا ہے۔ اور گو کاروبار دعوت سے معاملات رکھنے والے بہت سے موجود ہوں۔ مگر اس عہد کے فتح باب اور سلطان و امر دعوت کی فضیلت ان کو نصیب نہیں ہوتی۔ سب ناچار ہوتے ہیں۔ کہ اس فاتح عہد اور عارف وقت ہی کے حلقۂ اتباع و ذریات میں داخل ہوں۔ بہت ممکن ہے۔ کہ ان میں بعض افراد کسی خاص شاخ علم و عمل میں درجہ بلند رکھتے ہوں مگر اس معاملہ کے لئے وہ کچھ سود مند نہیں ہوتا اور فاتح دور کے آگے ان کو اطفال مکاتب کی طرح زانوئے ادب و استفادہ تہہ کرنا ہی پڑتا ہے۔ اس عہد کے خزائن فیضان و برکات کی کنجی اسی کے قبضہ میں دیدی جاتی ہے۔ پس طالبین فیضان اس کے حلقۂ دعوت سے الگ رہ کر کچھ نہیں پا سکتے " (تذکرہ صفحہ ۱۰۹)

پھر لکھتے ہیں :- " یہ جو بار بار کہہ رہا ہوں۔ کہ مجدد وقت کا سلطان اور خزینہ دار ایک ہی ہوتا ہے خواہ کوئی ہو اور کیسا ہی ہو۔ مگر اس سے الگ رہ کر کچھ نہیں پا سکتا۔ تو یہ وہی حقیقت ہے جسکو بار بار حضرت ممدوح (یعنی حضرت مجدد الف ثانی ؒ) فرماتے رہے۔ اور ان سے پہلے بھی تمام محرمان راز نے اشارات کئے " مجدد آنست کہ ہر چہ دراں مدت از فیوض بہ امت رسد بتوسط او رسد اگرچہ اقطاب و اوتاد آں وقت باشند " (تذکرہ صفحہ ۱۱۰)

ہر زمانہ میں مجدد مبعوث ہوتا ہے

مولانا اپنا یہ عقیدہ بھی بتا چکے ہیں۔ کہ ہر زمانہ میں مجددین آتے رہے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

"اگر تاریخ اسلام کے مختلف دوروں اور سلسلہ دعوت و تجدید امت مرحومہ کی پچھلی کڑیوں پر نظر ڈالو۔ تو یہ جو کہا گیا۔ اس کی تصدیق ہر دور کے واقعات پیش کرینگے" (تذکرہ صلا)

"ہر دور میں تم پاؤگے۔ کہ اگرچہ عامۂ علماء و صلحاء امت کی ایک بہت بڑی جماعت موجود تھی۔ اور ان کا فضل و کمال اور ورع و تقوٰی بھی ہر طرح مسلم و ثابت ہے۔ بلکہ بعض ان میں ایسے تھے۔ کہ علم و عمل کی متعدد شاخوں میں اپنا عدیل و نظیر نہیں رکھتے تھے۔ بایں ہمہ اس عہد کی عزیمتِ دعوت اور تجدید ملت کے مرتبۂ مخصوص میں ان کا کوئی حصہ نہ ہوا۔ اور صرف چند خاص افرادِ عزائم ہی کی قسمت میں آیا۔"

امام ابن تیمیہ "مجدد اعظم" تھے

اسی بناء پر مولانا آزاد نے شیخ الاسلام حضرت امام ابن تیمیہ رضی اللہ عنہ کو "مجدد اعظم" قرار دیتے ہوئے لکھا۔

"آٹھویں صدی ہجری کے اوائل میں جب دعوتِ عامۂ امت و تجدید شریعت واحیاء السنۃ بعد موتہا واخماد البدعۃ بعد شیوعہا وارتفاعہا کی روح القدس نے آیۃٌ من آیات اللہ وحجۃٌ قائمۃٌ من حجج اللہ شیخ المصلحین وملاذ المجددین سند الکاملین۔ و امام العارفین وارث الانبیاء وقدوۃ الاولیاء حضرت شیخ الاسلام تقی الدین ابن تیمیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وجود مبارک میں ظہور کیا۔ اور عہد اواخر کے تمام مسالکِ دعوت و تجدید کی ریاست و قائدیت اور قطبیت و مرکزیت کا مقام اس مجدد اعظمؓ کے سپرد کیا گیا۔ تو کیا اس زمانہ میں بجز شیخ الاسلام ممدوح کے اور کوئی عالمِ حق نہ تھا" (تذکرہ صسلا ۱۳۵)

پھر امام ابن تیمیہ کی تجدید کا دوسرے مجددین سے مقابلہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں "اکثر مجددین امت کی تجدید و دعوت متعلق اعمال و فروع کے ہے۔ لیکن امام موصوف کی تجدید براہ راست علوم و عقائد و اصول و اساسات شریعت سے متعلق ہوئی۔ پس جو نسبت اصل اور فرع میں ہے۔ وہی نسبت ان کے مرتبۂ تجدید اور دیگر مجددینِ امت کے مراتب میں سمجھنی چاہیئے" (تذکرہ صلا ۱۵۶)

حضرت امام احمد بن حنبلؓ "سید المجددین" تھے

پھر اسی بناء پر مولانا نے حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو "سید المجددین" قرار دیتے ہوئے لکھا۔

"بغداد علماء اہل سنت و حدیث کا مرکز تھا مگر سب دیکھتے کے دیکھتے ہی رہ گئے۔ اور عزیمت دعوت و کمالِ مرتبۂ وراثتِ نبوت و قیامِ حق و ہدایت فی الارض والامۃ کا وہ جو ایک مخصوص مقام تھا۔ صرف ایک ہی قائم امر اللہ کے حصہ میں آیا یعنی سید المجددین و امام المصلحین حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ" (تذکرہ صلا ۱۱۳)

حضرت شیخ احمد صاحب سرہندی کی مجددیت کا اعتراف

پھر حضرت مجدد صاحب الف ثانیؒ کو بھی آپ نے مجدد تسلیم کرتے ہوئے لکھا۔

"شہنشاہِ اکبر کے عہد کے اختتام اور عہدِ جہانگیری کے اوائل میں کیا ہندوستان علماء و مشائخ حق سے بالکل خالی ہو گیا تھا۔ کیسے کیسے اکابر موجود تھے۔ لیکن مفاسدِ وقت کی اصلاح و تجدید کا معاملہ کسی سے بھی بن نہ آیا صرف حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کا وجود گرامی ہی تن تنہا اس کاروبار کا کفیل ہوا" (تذکرہ صلا ۲۴)

پھر اسی "تذکرہ" کے صلا ۲۴۳ پر حضرت مجدد صاحب الف ثانی کے یہ الفاظ بھی آپ نے نقل کئے ہیں۔ کہ "صاحب ایں علوم و معارف مجدد است"

زمانۂ حاضرہ میں مجدد کی ضرورت کا احساس

یہ تو گزشتہ زمانہ کے مجددوں کے متعلق مولانا ابو الکلام آزاد کے خیالات ہیں۔ ہم تو دیکھتے ہیں۔ آپ موجودہ زمانہ کے لئے بھی ایک مجدد کی ضرورت بشدت محسوس کرتے ہیں۔ چنانچہ اسلام کی یہ دردناک حالت پیش کرکے کہ "حق کی بیکسی و مظلومی اس حد تک پہونچ چکی ہے۔ کہ جنگل میں بھیڑوں اور بکریوں کے لئے چرواہا نظر آ جاتا ہے۔ لیکن حق کے لئے کوئی غمگسار و مددگار نہیں ؎

کان لم یکن بین الحجون الی الصفاء
انیس ولم یسمر بمکۃ سامر" (تذکرہ صلا ۵)

آپ اپنی دلی حسرت و قلق اور وقت کی پکار کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"مقامِ عزیمتِ دعوت اور احیاء و تجدید امت کی نسبت یہ جو کچھ بلا قصد زبان قلم پر آ گیا۔ تو اگرچہ اس کی تفصیل کا یہ موقع نہ تھا۔ لیکن زیادہ تر یہ خیال باعث ہوا۔ کہ شاید ان حالات و وقائع کا مطالعہ اصحاب صلاح و استعداد کے لئے کچھ سود مند علم و عمل ہو۔ اور بحکم ان لم تکونوا فتبا کوا اور ؎

فتشبہوا ان لم تکونوا مثلہم
ان التشبہ بالکرام کرام

کسی کے قلبِ بصیرت و دیدۂ اعتبار کو ان مجددین ملت اور مصلحین حق کے اتباع و تشبہ کی توفیق ملے۔ شاید کوئی مرد کار اور صاحب عزم وقت کی پکار پر لبیک کہے اور زمانہ کی طلب و جستجو کا سراغ پائے آج اگر کام ہے تو یہی کام ہے۔ اور ڈھونڈھ ہے۔ تو صرف اسی کی۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز" (تذکرہ صلا ۲۵)

لیکن چونکہ انہوں نے خدا تعالےٰ کے اس فرستادہ کو نہ پہچانا۔ جو وقت کی پکار کے جواب میں ارض و سماء کے پیدا کرنے والے خدا نے مبعوث کیا۔ اس لئے وہ یہ کہکر وقفِ ماتم ہو گئے۔ کہ "موجودہ وقت اور اس کی تاریکیاں کو دیکھو۔ اور پھر ہر طرف روشنی اور روشنی دکھلانے والوں کی نایابی پر ماتم کرو" (۷)

آج کے مولانا آزاد

یہ وہ قابل قدر افکار ہیں۔ جو آج سے بیس برس پہلے مولانا آزاد نے ظاہر فرمائے ان میں کونسی بات ہے۔ جسے غلط کہا جا سکے کونسی حقیقت ہے۔ جسے خلاف شریعت قرار دیا جا سکے۔ یقیناً بلحاظ مطالب و معانی یہ سب باتیں درست اور صحیح ہیں۔ مگر آہ آج وہی ابو الکلام جو کبھی حضرت امام ابن تیمیہ کو مجدد اعظم قرار دیتے تھے۔ حضرت امام احمد بن حنبلؓ کو سید المجددین سمجھتے تھے۔ حضرت شیخ احمد صاحب سرہندی کے مجدد ہونے کا اعتراف کرتے تھے۔ جو حدیث نبویؐ "من یجدد لہا دینہا" کی صداقت کو تسلیم کرتے تھے۔ جو زمانہ کے ہر دور اور ہر عہد میں مجددین کے آنے کے قائل تھے۔ جو مجدد وقت کو مرکز انسانیت قرار دیتے تھے۔ جو موجودہ زمانہ میں بھی ایک مجدد کی ضرورت بتلاتے تھے۔ اپنے ایک دوست کو گمراہ رکھنے کی خاطر اس قدر بے باکی سے کام لیتے ہیں۔ کہ فرماتے ہیں۔

جو لوگ کہتے ہیں۔ مسلمانوں کے لئے ضروری ہے۔ ہر صدی کے کسی مجدد پر ایمان لائیں۔ ان سے پوچھیئے۔ کہ یہ حکم کس قرآن میں نازل ہوا ہے" کیا ہی بہتر ہو۔ وہ اس سوال کا جواب کسی اور سے دریافت کرنے کی بجائے خود ہی یہ بتلانے کی زحمت گوارا فرمائیں۔ کہ آج سے بیس برس پہلے مجددین کی ضرورت پر جن خیالات کا وہ اظہار فرما چکے ہیں۔ وہ کس قرآن میں موجود تھے کس پارہ کس سورۃ اور کس آیت میں ان کا ذکر تھا۔ آج تو ڈنکے کی چوٹ کہہ رہے ہیں۔ کہ "ہم نہیں جانتے۔ مجدد کیا بلا ہوتی ہے" مگر وہ کیوں آج سے کچھ عرصہ پہلے حضرت امام ابن تیمیہ۔ حضرت امام احمد بن حنبل اور حضرت شیخ احمد صاحب سرہندی میں سے کسی کو مجدد کسی کو مجدد اعظم اور کسی کو سید المجددین قرار دے چکے ہیں۔ کیا اس وقت انہیں معلوم نہ تھا۔ کہ جو شخص کسی کو مجدد یقین کرتا ہے۔ وہ بالفاظ دیگر اس امر کا اعلان کرتا ہے۔ کہ قرآن نعوذ باللہ ناقص نکلا۔ اور "وہ اپنے اعلان الیوم اکملت لکم دینکم میں صادق نہیں" کیا اس وقت سلسلۂ مجددین کی ضرورت کا ان کی طرف سے اعتراف اس امر کا ثبوت تھا۔ کہ وہ اسلام پر "بہتان" لگاتے ہیں۔ اور اسلام کی تو بھی انہوں نے نہیں سونگھی کیا مولانا آزاد اس عقدہ کو حل فرمائیں گے یا سید فضل شاہ صاحب مالک شاہجہان ہوٹل بمبئی ہی کسی ڈھنگ سے ان سے دریافت کرنے کی کوشش کرینگے۔ کہ جب وہ خود مجددین کی بعثت کے قائل اور موجودہ زمانہ میں اس کی ضرورت کے معترف ہیں۔ تو اب مجدد کو نعوذ باللہ "بلا" قرار دینے میں وہ کیونکر حق بجانب ہو سکتے ہیں۔

دنیوی معاملات میں بھی متضاد باتیں قابل برداشت نہیں ہوتیں۔ لیکن دینی امور کے متعلق بالخصوص اس قسم کی لغزشیں نہایت ہی قابل افسوس ہیں دینی امور کے متعلق انسان کو دنیوی معاملات کی نسبت بہت زیادہ صائب الرائے اور پختہ کار ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اور امور کا تعلق صرف مادی دنیا سے ہوتا ہے۔ جو ایک فانی اور بے حقیقت شے ہے۔ لیکن دینی امور کا تعلق اخروی عالم اور رضاء باری تعالےٰ سے ہے۔ جو اپنے اندر ابدیت رکھتی ہے۔ پس ایک زمانہ میں ضرورت مجدد پر انتہائی

احمدی نوجوان اپنی زندگیاں خدمتِ دین کے لئے وقف کریں

سلسلہ کے نوجوان آنریری مبلغ ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی۔ نے یوم تحریک جدید کے جلسہ قادیان میں احمدی نوجوانوں کو مخاطب کر کے حسب ذیل تقریر کی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ۔ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ۔

ترجمہ۔ اے مومنو کیا میں تم کو ایک تجارت بتاؤں۔ جو تم کو خدا کے دردناک عذاب سے نجات دے۔ وہ یہ کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور خدا کی راہ میں اپنے اموال اور نفوس کے ذریعہ مجاہدہ کرو۔ اگر تم غور کرو۔ تو یہ تجارت تمہارے لئے بہت فائدہ مند ہے۔

برادران! قربانی کے مسئلہ کو قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے نہایت وضاحت سے بیان کیا ہے۔ اور پھر مختلف مثالوں سے سمجھایا ہے۔ جو لوگ زمیندار ہیں۔ ان کے لئے خدا تعالےٰ نے اس مسئلے کو سمجھانے کے لئے حالات کے مطابق ایسی مثالیں قرآن کریم میں لایا ہے۔ جس سے یہ مسئلہ آسانی سے ان کے ذہن نشین ہو جائے۔ اسی طرح تاجروں کے سمجھانے کے لئے ان کے ماحول کے مطابق اور مثالیں دی ہیں۔ درحقیقت قربانی ایک نہایت ہی مشکل اور اہمیت رکھنے والا مسئلہ ہے۔ اسی واسطے اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں اس پر زور دیا ہے۔ یہ آیات جو میں نے ابھی تلاوت کی ہیں۔ ان میں جماعت احمدیہ کے متعلق پیشگوئی ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ جب احمد رسول جس کے متعلق اسی صورت میں پیشگوئی ہے آئیں گے تو ان کے ساتھ اور ان کی جماعت کے ساتھ ایسے واقعات پیش آئیں گے۔ جن کی وجہ سے ان کو مالی اور جانی قربانی کرنی پڑے گی۔ اور اس وقت ایسے مصائب اور مشکلات جماعت کو پیش آئیں گے۔ جن کی وجہ سے صحابہ کی طرح بظاہر ان کا زندہ رہنا بھی محال ہو جائے گا اللہ تعالےٰ ان مصائب اور مشکلات کے تدارک کا علاج بتاتا ہوا فرماتا ہے! اے مسلمانو اگر تم اس گرداب سے نکلنا چاہتے ہو۔ تو میں تم کو ایک تجارت بتاتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ تم صرف میری اور میرے دین کے احیاء کی خاطر اپنے اموال اور نفوس قربان کرتے ہوئے آنے والی مصیبتوں کا استقبال کرو۔ اس لئے کہ ذالکم خیر لکم یہ تمہارے ہی فائدہ کے لئے ہے

یہاں طبعی طور پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ہمارے پاس تو پہلے سے ہی بہت تھوڑا مال ہے۔ اور ہمارے دشمن کے پاس ہم سے ہزاروں گنا زیادہ ہے پھر ہم تعداد میں بھی بہت کم ہیں۔ اگر ہم نے یہ قربان کر دیا۔ تو ہمارے پاس کیا رہے گا۔ اس طرح تو ہم پر اور مصائب آنے کا خطرہ ہے۔ اس کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ نہیں ذالکم خیر لکم یہی بات تمہارے لئے بہتر اور کامیابی کا موجب بنے گی۔ تمہارا یہ کہنا درست ہے کہ ہم کمزور ہیں۔ مگر ہمارا مطالبہ بھی برحق ہے۔ ہمیں تمہارے اموال کی ضرورت نہیں صرف آزمائش اور امتحان کی غرض سے ہم ایسا کرتے ہیں۔ ورنہ کیا ہم تمہارے مقابل کو ایک سیکنڈ میں زمین کے اندر نہیں دھنسا سکتے۔ تم سے قربانی کا مطالبہ کرنے میں ہمارا تو کوئی فائدہ نہیں۔ تمہیں ہی ثواب کا موقعہ دیتے ہیں۔ پس تم اس بات سے نہ ڈرو۔ کہ تم تھوڑے ہو۔ یہ بھی ایک تجارت ہے جس طرح تجارت میں ایک تاجر اگر سو روپیہ بطور راس المال رکھتا ہے۔ تو اسے اس کی بجائے بعض دفعہ ۱۲۵ اور بعض دفعہ دوگنا فائدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ نے تمہیں جو طریق تجارت بتایا ہے۔ اس پر عمل کرتے ہوئے اگر تم تھوڑا مال اور قلیل التعداد نفوس نیک نیتی سے میری راہ میں قربان کرو گے تو اس کسان کی طرح جو کھیت میں چند دانے ڈال کر کئی من اناج حاصل کر لیتا ہے۔ تمہیں بھی کامیابی ہوگی اور کئی گنے زیادہ اجر ملے گا۔

پس اگر آپ ترقی کرنا چاہتے ہیں تو قربانی کریں۔ اپنا مال اور جانیں پیش کر دیں اور اس خیال کو جانے دیں۔ کہ ہمارے نفوس یا مال ضائع ہوگا۔ ایک دفعہ نیک نیتی سے قربانی کے بیج بو اور ابراہیمی قربانی کی یاد تازہ کر دو۔ پھر دیکھو تمہارے لئے کیا مقدر ہے۔ اس گندم کے دانے کی طرح جو پہلے خاک میں مل جاتا ہے۔ اور پھر ترقی کرتا ہے۔ تم بھی پہلے اپنے آپ کو خدا کے لئے خاک میں ملاؤ۔ پھر دیکھو گے تمہارے خون کے ایک ایک قطرہ سے ہزاروں نفوس پیدا ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ ذالکم خیر لکم کہہ کر گارنٹی دے رہا ہے۔ کہ تمہاری قربانیاں ضائع نہیں ہوں گی۔ بلکہ تمہارے لئے خیر کا موجب ہوں گی۔

ہو سکتا ہے کوئی نادان سوال کرے کہ خدا تعالےٰ کو مال کی ضرورت ہی کیا ہے۔ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہودیوں نے کہا تھا۔ کہ کیا ہم اس خدا کی عبادت کریں۔ اور اسے مانیں۔ جو ہم سے مال طلب کرتا اور ہمارے مال کا محتاج ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے لقد سمع اللہ قول الذین قالوا ان اللہ فقیر و نحن اغنیاء۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اللہ فقیر ہے اور ہمارے مال کا محتاج۔ اور ہم اس کے مقابل پر غنی ہیں۔ ان کی یہ بات اللہ نے سن لی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں یہودیوں کو تنبیہ کی ہے۔ کہ تمہاری یہ بات مجھ تک پہنچ گئی ہے۔ تم ایسی باتوں سے باز آ جاؤ۔ ورنہ نقصان اٹھاؤ گے لیکن یہود نے اس تنبیہ سے فائدہ نہ اٹھایا۔ اور آخر اللہ تعالےٰ نے ان کو ایسی سزا دی۔ کہ قیامت تک کے لئے ضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ۔ وہ ذلت اور مسکنت کے مصداق بن گئے۔ اور آج تک ان کا مال ہی ان کے لئے وبال جان بن رہا ہے۔ باوجود مال رکھنے کے آج تک بھی دنیا کی کوئی حکومت اور کوئی سلطنت اپنے علاقہ میں نہیں رہنے دیتی۔ اور ایک چپہ زمین پر حکمران نہیں ہیں۔

پس یہ سوال پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کو تمہارے مالوں اور قربانیوں کی ضرورت نہیں۔ وہ تو صرف تم کو ابتلا اور آزمائش میں ڈالنا چاہتا ہے کیونکہ انعامات کا وارث انسان اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ پس تمہارا خدا کی راہ میں مال دینا اور قربانیاں کرنا دینا نہیں بلکہ لینا ہے۔ اور اس کے پاس سٹاک جمع کرنا ہے۔ تم دنیوی بینکوں کی بجائے خدائی بینک میں ایسی چیزیں جمع کرو۔ جہاں پر کہ غیر منقطع طور پر تم فائدہ اٹھا سکتے ہو۔ کیا آپ یہ خیال کر سکتے ہیں۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جان کی قربانی خدا تعالےٰ کے لئے کچھ فائدہ مند تھی۔ اگر خدا تعالےٰ کو کوئی فائدہ ہوتا تو کیوں وہ چھری نہ چلنے دیتا۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو روک کر کہتا قد صدقت الرؤیا۔ کہ تو نے اپنا خواب پورا کر دیا ہے۔ بس مجھے اب ضرورت نہیں۔ کیا خدا تعالےٰ کو معلوم نہیں تھا۔ کہ اس بچے کی نسل میں سے تمام دنیا کا سردار پیدا ہونے والا ہے۔ ضرور معلوم تھا۔ مگر اس سے قربانی طلب کی گئی یہ یاد رکھیں۔ کہ خدا تعالےٰ ترقی دینے کے لئے آزمائش امتحان اور ابتلا میں ڈالتا ہے۔ اور یہ نہ خیال کریں۔ کہ صرف آپ کے ساتھ ہی یہ معاملہ ہے۔ بلکہ یہ اللہ تعالےٰ کی سنت قدیمہ ہے۔

آپ لوگوں کو خوش ہونا چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اپنے دین کے احیاء کی خاطر آپ کو منتخب کیا ہے۔ اور ہم پر یہ اس کا بہت بڑا احسان ہے۔ انسان تو سو دفعہ بھی خدا تعالےٰ کی راہ میں قربان ہو۔ تو اس کے احسانوں کا بدلہ نہیں ہو سکتا۔ غالب نے خوب کہا ہے ؎

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

جب کوئی گورنر یا اور کوئی بڑا سرکاری عہدہ دار آئے۔ تو لوگ اس کی خاطر و مدارات کے لئے ہزاروں روپیہ صرف کر دیتے ہیں اور اس کی دعوتیں کرتے ہیں۔

کہ کسی طرح رسائی ہو جائے اور ہم کو بھی خان بہادر یا سر کا خطاب مل جائے۔ یا کوئی اور فائدہ پہنچ جائے۔ لیکن افسوس خدا تعالیٰ کی راہ میں جس کے قبضہ میں تمام دنیا کے خزانے ہیں۔ تھوڑی سی قربانی کرنے سے بھی گریز کیا جاتا ہے حالانکہ حقیقی خطاب دینے والا وہی ہے اور اس کی خوشنودی ہی اصل خوشنودی ہے۔

یہ سچ ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں تکلیف اٹھانا اور جان دینا دنیا پرست کے لئے مشکل کام ہے۔ مگر مومن کے لئے کچھ مشکل نہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی راہ میں مرنا ہی حقیقی زندگی ہے۔ مومن کمزور ایمان اور کمزور دل نہیں ہوتا یہ کام وہی شخص کر سکتا ہے۔ جس کے دل میں سوائے خدا کے اور کسی کا ڈر نہ ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ لا تھنوا ولا تحزنوا کیونکہ الا ان اولیاء اللّٰہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ کہ نہ تم کمزوری دکھاؤ اور نہ ہی کسی بات کا غم کرو۔ کہ خدا کے دوستوں کے لئے کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غم کھائیں گے۔ مومن کے دل میں یقین ہوتا ہے کہ مرنے پر خدا مل جائے گا اور شہید ہونگے اور اگر زندہ رہے تو غازی کہلائیں گے۔

میرے ذمہ اس مطالبے کی یاد دہانی لگائی گئی ہے۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نوجوانوں سے خدمت دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے کے متعلق کیا ہے۔ مجھے حیرت ہوتی ہے جب کسی طالب علم سے کہا جاتا ہے کہ تبلیغ کرنی چاہیئے تو کہتا ہے کہ میں ابھی تعلیم حاصل کر رہا ہوں۔ اور اگر کسی تاجر یا ملازم سے کہا جائے تو کہتے ہیں کہ ہم تو ملازم ہیں یہ ہمارا کام نہیں ہمیں وقت نہیں ملتا۔ غور طلب بات یہ ہے کہ اگر ان کا کام نہیں ہے تو اور کس کا ہے۔ کیا لنگڑے اور مجذوم اس کام کو کریں گے۔ پس احباب تبلیغ کو سب سے اہم کام سمجھیں اور اپنی پیدائش کی غرض حصول تعلیم یا ملازمت نہ سمجھیں اور اس کام کو احسان سمجھتے ہوئے کریں۔ وہ نوجوان جو بیکار ہیں وہ اپنی زندگیاں تبلیغ کے لئے وقف کریں۔ خصوصاً ان نوجوانوں کو بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ جو اپنے ماں باپ پر بوجھ بنے ہوئے ہیں۔ یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ ہم کیا کر سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے آپ سے کام لینا ہے وہ ضرور کامیابی دے گا پس باہر نکلو خدا خود تمہارا کفیل ہو گا۔ اور تمہیں ضائع نہیں کرے گا۔ بلکہ انتم الاعلون تم ہی بلند کئے جاؤ گے اور کامیاب و کامران واپس آؤ گے کوئی وجہ نہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کے کام کے لئے نکلیں۔ اور وہ ہماری مدد نہ کرے۔ اس پر ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے اور نیک نیتی اور اخلاص سے کام کرنا چاہیئے تا ہماری فتح کے دن جلد آئیں۔

جسٹس کولڈسٹریم کے فیصلہ کی اشاعت

نیشنل لیگ قادیان جسٹس کولڈسٹریم کے فیصلہ بمقدمہ سرکار بنام مولوی عطاء اللہ احراری کو بہت بڑی تعداد میں شائع کرنے کا انتظام کر رہی ہے۔ اس موقع پر ضلع گورداسپور کی تمام لیگوں کے عہدہ داران کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ بھی اس فیصلہ کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر شائع کریں۔ تاکہ سشن جج گورداسپور کے رسوا کُن فیصلہ کا جسے احرار نے ہزاروں کی تعداد میں شائع کیا ہے۔ ایک حد تک ازالہ ہو سکے۔ جس قدر تعداد میں انہیں اس فیصلہ کی ضرورت ہو۔ اس سے جلد سے جلد اطلاع دیں۔

تاکہ انہیں اصل لاگت یعنی دو روپے فی سینکڑہ کے حساب سے بھجوا دیا جائے۔ یہ امر بھی واضح کر دینا ضروری ہے۔ کہ اس فیصلہ کی اشاعت میں سرکاری ملازم اور پنشنر بھی حصہ لے سکتے ہیں۔

ظہور احمد جنرل سکرٹری گورداسپور ڈسٹرکٹ نیشنل لیگ قادیان

پنجاب کے زراعت پیشہ طبقہ کو پیش آنے والا خطرہ

پنجاب میں بہت کم تعلیم یافتہ لوگ ایسے ہونگے۔ جو کتاب "The Wealth and Welfare of the Punjab" کے مصنف مسٹر ایچ کیلورٹ کے نام سے واقف نہ ہونگے۔

پنجاب کے زراعتی اور اقتصادی حالات سے متعلق ذاتی تحقیق و تفحص کی بنا پر جو نہایت قیمتی معلومات مسٹر موصوف نے اس کتاب میں قلمبند کی ہیں۔ وہ انہیں اہلیان پنجاب سے روشناس کرانے کے لئے کافی ہیں۔ علاوہ ازیں وہ پنجاب میں فنانشل کمشنر اور محکمہ امداد باہمی کے رجسٹرار بھی رہ چکے ہیں۔ ان کی تصنیف کردہ کتاب کا جدید ایڈیشن جو حال میں شائع ہوا ہے۔ اور جس میں کئی اور ابواب کی ایزادی کی گئی ہے۔ اور بھی زیادہ پر از معلومات اور پنجاب کے باشندوں کی پوری توجہ کے لائق ہے۔ اس میں انہوں نے پنجاب کی آئندہ اقتصادی حالت کے متعلق بعض ایسے حقائق بیان کئے ہیں۔ جن کا یہاں ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا اور وہ واقعی اس قابل ہیں۔ کہ پنجاب کے سیاسیین کو نہایت سنجیدگی اور متانت کے ساتھ ان پر غور کرنا چاہیئے۔ ملک کے زراعتی معاملات اور خصوصاً پنجاب کے زراعتی حالات کے متعلق ان کی گہری واقفیت کے پیش نظر کہا جا سکتا ہے کہ پنجاب اور ملحقہ دوسرے صوبوں کے سیاسی اور اقتصادی رجحانات اور جدید آئین کے ماتحت ایک دوسرے کے ساتھ ان کے تعلقات کے متعلق جو کچھ انہوں نے بیان کیا ہے۔ وہ بالکل درست اور مبنی بر حقائق ہے۔

انگریزی معاصر "سول اینڈ ملٹری گزٹ" نے بھی اپنے افتتاحیہ کالموں میں اقتصادیات پنجاب کے اس تاریک پہلو کی طرف اہالیان صوبہ کو توجہ دلائی ہے۔ جس کا نقشہ مسٹر کیلورٹ نے اپنی کتاب کے اس جدید ایڈیشن میں صوبہ پنجاب کی مخصوص زراعتی کیفیات کے پیش نظر کھینچا ہے۔ وہ لکھتے ہیں پنجاب ایک زراعتی صوبہ ہے۔ جس کی دولت کا واحد ذریعہ زراعتی اشیاء ہیں۔ ظاہر ہے کہ پنجاب زراعتی اجناس اپنی ضروریات سے بہت زیادہ مقدار میں پیدا کر سکتا ہے۔ لیکن اس زائد پیداوار سے وہ صرف اسی صورت میں فائدہ اٹھا سکتا ہے جب کہ اس کی زائد پیداوار کے نکاس اور اسے ضرورت مند علاقوں اور ممالک تک پہنچانے کے لئے سہولتیں میسر ہوں۔ لیکن چونکہ اجناس کے نکاس اور بیرونی منڈیوں تک انہیں پہنچانے کے ذرائع صوبہ کے اپنے ہاتھ میں نہیں۔ بلکہ ان کی تکمیل بمبئی ایسے صنعتی صوبوں کے زیر اثر ہے۔ جن کا ذاتی مفاد اس بات میں ہے اور جن کی تمام کوششیں اس مقصد کے حصول کے لئے صرف ہوتی رہیں۔ کہ اپنی صنعتی آبادیوں کے فائدہ کی خاطر خوردنی اجناس کی قیمتوں کو بہت ادنیٰ سطح پر رکھا جائے۔ اس لئے صوبہ پنجاب کی پیدا کردہ اجناس بیرونی مارکیٹ نہ ملنے کی وجہ سے صوبہ کے اندر ہی بہت کم قیمتوں پر فروخت ہوتی ہیں۔ اور اس طرح پنجاب کا کسان اس فائدہ سے جو بصورت دیگر اسے پہنچنا لازمی تھا۔ محروم رہ جاتا ہے اور بحیثیت مجموعی صوبہ کی دولت میں نہ صرف کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ اور زیادہ اقتصادی بدحالی کا شکار ہو جاتا ہے۔

صوبہ بمبئی چونکہ ایک صنعتی صوبہ ہے اور اس کی بیشتر آبادی ایسی ہے جس کا دارومدار صنعت و حرفت اور کارخانوں کے ذریعہ حصول معاش پر ہے۔ اس لئے اشیائے خوردنی کی قیمتوں کو ادنیٰ سطح پر رکھنے کے لئے اس کی عام طور پر یہی کوشش رہی ہے کہ مرکزی اسمبلی کو اپنے اثر و نفوذ کے ذریعہ اس بات پر آمادہ کیا جائے۔ کہ وہ مرکزی مالیات کو مضبوط کرنے کے لئے مختلف اجناس پر محصول برآمد ([illegible]) عاید کرے۔ اور مرکز کی درآمد چونکہ محاصل بحری کی مد کے سوا غیر متغیر اور ساکن ہے۔ اس لئے مرکزی حکومت بھی اپنے مالیات کو بڑھانے کے لئے اسی ذریعہ آمدنی کی متلاشی رہی ہے۔ اور آئندہ بھی جیسا کہ مسٹر کیلورٹ

کا خیال ہے۔ مرکزی مالیت پر اخراجات کے بڑھتے ہوئے مطالبات کے پیش نظر اسی ذریعہ آمدنی پر زور ڈالا جائے گا جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ زراعتی پیداوار کی قیمتیں اور زیادہ کم ہوتی چلی جائیں گی۔ اور اس سے پنجاب اور پنجاب کے کسانوں کو جو ناقابل بیان نقصان پہونچے گا۔ اس کا اندازہ پنجاب کی موجودہ کساد بازاری سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے۔ جس کا بہت بڑا سبب اجناس کی قیمتوں میں کمی ہے۔

ان پیش آنے والے حالات کی بناء پر مسٹر کیلورٹ سمجھتے ہیں۔ کہ نئے آئین کے ماتحت پنجاب کو سخت مشکلات کا سامنا ہوگا۔ اور اس کے سامنے سوائے شورش تباہی یا علیحدگی کے اور کوئی راستہ نہ ہوگا۔ اس صورت حالات سے نجات پانے کے لئے انہوں نے صرف ایک طریق بیان کیا ہے۔ اور وہ یہ کہ اگر اجازت ہو۔ تو تمام زراعتی صوبے مرکزی فیڈریشن سے قطع علائق کر کے اپنی ایک علیحدہ فیڈریشن قائم کر لیں۔ زراعتی صوبوں کی یہ فیڈریشن۔ جو پنجاب صوبہ سرحد بلوچستان سندھ اور قرب و جوار کی ہندوستانی ریاستوں پر مشتمل ہوگی۔ بیرونی ممالک سے اپنے تجارتی تعلقات قائم کرنے کے لئے بندرگاہ کراچی کو کام میں لا سکے گی۔ لیکن اس قسم کی فیڈریشن کا خیال ہی جیسا کہ سول اینڈ ملٹری گزٹ نے لکھا ہے "پاکستان" کے ابوالہول کے ماتحت پہنچنے نہیں پائے گا۔ اور مسٹر کیلورٹ کا پیش کردہ طریق علاج غیر مؤثر ثابت ہوگا۔

زراعتی صوبجات اور خصوصاً پنجاب کے اس متوقع خطرہ کا جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ مقابلہ کرنے کے لئے ایک صورت یہ بھی ہے۔ کہ ملک کے تمام زراعتی مفادات متحد ہو کر صنعتی مفادات کے خلاف صف آرا ہو جائیں۔ اور "تجارتی تحفظ" کے حامیوں کے اثر کو زائل کرنے کی کوشش کریں۔ لیکن ظاہر ہے کہ دو مفادات کے درمیان اس قسم کی معرکہ آرائی اور مبارزت طلبی عمدہ

بنگلور میں ایک احمدی کی لاش کو دفن کرنے میں مزاحمت

پولیس اور ذمہ وار افسروں کا قابلِ شکریہ رویہ

۲۰ جون کی شب کو بنگلور میں ایک احمدی کا انتقال ہو گیا۔ ۲۱ کی صبح کو گیارہ بجے کے قریب ہم میت کو قبرستان میں دفن کرنے گئے۔ تو وہاں کے متولی نے روک دیا پولیس میں اطلاع دی گئی۔ اتوار کا دن تھا اس لئے پولیس ڈیڑھ بجے کے قریب آئی اس وقت اشرار کی تعداد کافی سے زیادہ جمع ہو گئی تھی۔ پولیس افسر نے ان سے دریافت کیا۔ کہ کیوں تم لوگ اس میت کو یہاں دفن کرنے نہیں دیتے۔ انہوں نے کہا یہ میت چھاؤنی سے لائی گئی ہے۔ اس لئے اسے وہاں ہی واپس بھیج دینا چاہیئے۔ جب ہم سے دریافت کیا گیا۔ تو ہم نے کہا۔ یہ غلط ہے۔ بنگلور سٹی میں اس کی وفات ہوئی ہے۔ یہ سن کر پولیس افسر نے ان کو بہت سمجھایا۔ لیکن وہ کب ماننے والے تھے۔ مجبوراً افسران بالا کو اطلاع دینی پڑی قریباً تین بجے کے پولیس سپرنٹنڈنٹ وغیرہ آئے۔ ان کو بھی یہی کہا گیا۔ کہ یہ میت کنٹونمنٹ سے لائی گئی ہے۔ اس وقت پولیس سپرنٹنڈنٹ نے ہم سے کہہ دیا۔ کہ میت کو کنٹونمنٹ لے جاؤ۔ اور وہاں کے قبرستان میں دفن کر دو۔ اس پر ہم میونسپل کمشنر کے پاس گئے کیونکہ ایک سال پہلے ہم اس کے پاس قبرستان کے لئے زمین کی درخواست دے چکے تھے۔ اور اس نے زمین دینے کا وعدہ بھی کیا تھا لیکن ابھی تک دی نہیں تھی۔ جب یہ تازہ واقعہ اس کے آگے پیش کیا گیا۔ تو وہ کہنے لگا۔ میں اسی وقت تم کو زمین دینے والا تھا۔ کہ مجھے خیال آیا۔ کہ مسلمانوں کے سرقاضی سے بھی اس کے متعلق دریافت کیا جائے۔ اور میں نے دریافت کیا۔ کہ کیا تمہارے قبرستان میں احمدیوں کے دفن ہونے پر تم کو کوئی اعتراض ہے تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ وہ قبرستان عام مسلمانوں کا ہے۔ اور میونسپلٹی نے دیا ہے۔ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ وہ بے شک اس میں دفن ہو سکتا ہے۔ یہ جواب جب قاضی سے آیا۔ تو میں نے پھر کوئی الگ زمین تم لوگوں کو دینا مناسب نہیں سمجھا بہرحال تم وہاں چلو میں خود آتا ہوں۔ چنانچہ وہ آٹھ بجے کے قریب وہاں آیا۔ اور دریافت کیا۔ تو لوگوں نے پھر کہا۔ کہ میت کنٹونمنٹ سے آئی ہے۔ اس لئے ہم اسے اس قبرستان میں دفن کرنے نہیں دیں گے۔ وہ بھی یہ سن کر واپس چلا گیا۔ اور پھر دس بجے کے قریب آ کر کہنے لگا میت کو واپس کنٹونمنٹ لے چلو۔ ہم نے کہا یہ نہیں ہو سکتا۔ ہم ایسا ہرگز نہیں کر سکتے خواہ کچھ ہو جائے۔ اس پر یہیں کہا گیا۔ کہ اب رات زیادہ ہو گئی ہے۔ اس وقت ہم کوئی زمین منتخب نہیں کر سکتے۔ آپ لوگ میت کو ہمارے سپرد کر دیں۔ ہم اس پر پولیس کا پہرہ مقرر کر دیں گے۔ تم صبح کو آؤ ہم انتظام کر دیں گے۔ ہم نے اسے منظور کر لیا۔ اور میت کو ۲۰ مسلح پولیس کی حفاظت میں دے کر اور اپنے دو آدمی وہاں رکھ کر واپس آ گئے۔

۲۲ تاریخ کی صبح کو ہم وہاں گئے قریب گیارہ بجے کے افسر بھی آ گئے۔ اس عرصہ میں اشرار کی تعداد بھی صدہا ہو گئی۔ پہلے دن تو وہ درندہ صفت لوگ یہی کہتے رہے کہ کہ یہ میت کنٹونمنٹ سے آئی ہے۔ اسے واپس کنٹونمنٹ روانہ کر دینا چاہیئے۔ مگر اب کہتے یہ قادیانی ہے۔ اس کے لئے کوئی دوسری زمین بھی نہ دینی چاہیئے۔ اس پر ان افسران نے ان کی ذہنیت کا اچھی طرح مشاہدہ کر لیا۔ اور ہم سے کہنے لگے تمہارے لئے الگ زمین کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ اور وہ اس زمین سے اچھی بھی ہے۔ ہم نے اسے منظور کر لیا۔ پولیس کی موٹر لاری آ گئی۔ جس میں جنازہ رکھ دیا۔ اور ہم سب بھی اس میں بیٹھ گئے۔ ۵۰ مسلح پولیس کا دستہ ساتھ ہو گیا۔ ذمہ وار افسر بھی ہمراہ تھے۔ وہ لوگ جو صدہا کی تعداد میں محض فساد کرنے کی غرض سے وہاں جمع ہوئے تھے دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے۔ جب ہم جدید قبرستان پر پہونچے۔ تو وہ ساری تکلیف و مصیبت جو دو دن اٹھانی پڑی تھی دور ہو گئی۔ کیونکہ وہ زمین ایسی عمدہ بر لب سڑک ہے۔ کہ سابقہ قبرستان سے کئی درجے بہتر ہے۔

غرض پولیس اور ان افسران کی موجودگی میں قریب اڑھائی بجے کے ہم میت وہاں دفن کر کے اللہ تعالیٰ کا احسان اور ان افسروں کا شکریہ بجا لاتے ہوئے واپس آئے آج تیسرا دن ہے۔ لیکن اب تک دن رات پندرہ مسلح پولیس کے آدمیوں کا دستہ وہاں موجود ہے۔

خاکسار غلام قادر منشی سیکرٹری انجمن احمدیہ بنگلور

وصیت کی منسوخی کا اعلان

چراغ دین صاحب ولد اللہ دتہ صاحب قوم جٹی سکنہ سنت پورہ باریاں تحصیل و ضلع گوجرانوالہ کی طرف سے ۳۲ء کے بعد کوئی حصہ آمد نہیں آیا۔ نہ ہی کوئی اطلاع ان کی طرف سے ملی ہے۔ براہ مہربانی وہ مبلغ ادائیگی کی وجہ تحریر فرمائیں۔ ورنہ ان کی وصیت منسوخ کر دی جائے گی۔

سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

اسلام میں عورت کی حیثیت کیا ہے

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے امام مسجد لنڈن کا دلچسپ لیکچر برطانیہ کے اخبار Wandsworth Borough News نے اپنی ایک اشاعت میں مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے کے ایک لیکچر کا خلاصہ شائع کیا ہے جس کا ترجمہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں دیا جاتا ہے۔

اتوار کے روز مسجد احمدیہ لنڈن واقع میلروس روڈ ساؤتھ فیلڈز میں مولوی اے آر درد امام مسجد نے "اسلام میں عورت کی حیثیت" کے موضوع پر نہایت دلچسپ لیکچر دیا۔ زمانہ قدیم سے لے کر اس وقت تک تہذیب اور تمدن کے مختلف زمانوں میں عورت کی حیثیت کو جو اسے حاصل تھی۔ بیان کرنے کے بعد آپ نے اسلامی نقطہ نگاہ کی وضاحت کی۔ آپ نے مرد اور عورت کے اعلیٰ یا ادنیٰ حیثیت رکھنے کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ اور نہ اس بات کا ذکر کیا کہ مرد اور عورت مساوی حیثیت رکھتے ہیں۔ بلکہ آپ نے یہ بتایا۔ کہ عورت کے چند حقوق اور فرائض ہیں۔ اسی طرح مرد کے چند حقوق اور فرائض ہیں۔ اور اسلام یہ چاہتا ہے کہ وہ دونوں ان حقوق اور فرائض کو سمجھیں اور ان کے مطابق عمل پیرا ہوں۔

اسلامی نقطہ نگاہ کو ہندو دھرم کے ضابطہ آئین اور عیسائیت کی تعلیم سے مقابلہ کرتے ہوئے آپ نے یہ نقطہ پیش کیا کہ ہر وہ عمدہ اور قابل عمل چیز جو دوسرے تمام مذہبی اور معاشرتی ضابطہ اسے عمل میں پائی جاتی ہے۔ وہ اسلام میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ آپ نے عورت کے حقوق کی تصریح کرتے ہوئے اس بات کو اہم تشریح کیا کہ کس طرح اسلام ہر قسم کے معاشرتی کاموں میں حصہ لینے کے لئے عورت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اور بیان کیا۔ کہ شادی کرنا۔ ماں بننا۔ اور بچوں کی تربیت۔ یہ تمام باتیں عورت کے فرائض میں داخل ہیں۔ لیکچر کے اختتام پر فاضل مقرر نے حاضرین کو سوالات کا موقع دیا۔ چنانچہ متعدد لوگوں نے کثرت ازدواج۔ ایک عورت کا ایک سے زیادہ شوہر کرنے کے رواج۔ مرد و عورت کی مساوی حیثیت۔ مغرب میں بد اخلاقی۔ شادی اور طلاق کے متعلق بہت سے سوالات دریافت کئے جس کے نتیجہ میں ایک نہایت دلچسپ اور عالمانہ بحث جاری ہوگئی اور اس میں فاضل مقرر نے ہر نقطہ کو وضاحت سے بیان کرتے ہوئے تمام سوالات کے تسلی بخش جواب دئے یہ ایک نہایت کامیاب اجلاس تھا۔ جو دعا کے بعد برخاست ہوا۔

انی مہین من اراد اہانتک کا عبرتناک نظارہ

موضع بیگلانہ ضلع ہوشیارپور میں ایک نیم ملا نذیر احمد رہتا ہے۔ وہ بزعم خود اپنے آپ کو علامہ دہر سمجھتا ہے۔ حالانکہ صحیح اردو بھی پڑھ نہیں سکتا۔ جنس احمدیت کی اشد ترین دشمنی اور ناجائز سے ناجائز حرکات کو جائز سمجھنے کی وجہ سے علامہ کہلاتا ہے۔ اور اپنے آپ کو شاہ جی کے نام سے ملقب کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بے حد ہرزہ سرائی اور بہتان طرازی اس کا دن رات کا کام تھا کہ خدائے غیور کی گرفت نے اسے آ دبوچا۔ اور اس کو انہی الزامات میں جو بہتان کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر لگایا کرتا تھا۔ حقیقی طور پر مبتلا کر دیا۔ اور اس کا پردہ چاک کر کے انی مہین من اراد اہانتک کا نظارہ سارے گاؤں کے لوگوں کو دکھایا۔ اب وہ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہا۔ (نامہ نگار)

جماعت احمدیہ نیروبی کا قابل تعریف نمونہ

ہمیں یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی کہ جماعت احمدیہ نیروبی اپنی تبلیغی نہر و جہد بڑی سرگرمی سے جاری رکھے ہوئے

کوشاں ہے۔ جس کا ایک نمونہ یہ ہے کہ اس نے یکم جون سے پندرہ جون تک چار ہزار پچاس ٹریکٹ دستی پریس پر چھاپ کر مفت شائع کئے۔ امید ہے۔ کہ دوسری جماعتیں بھی اس نیک نمونہ کی تقلید کریں گی۔ اور نشر و اشاعت دعوت و تبلیغ کے شائع کردہ ٹریکٹوں کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گی۔

مہتمم نشر و اشاعت

افریقہ جانے والوں کے لئے نادر موقع

ایک احمدی دوست نے افریقہ سے اطلاع دی ہے کہ اگر کوئی احمدی جو معماروں بڑھئیوں اور لوہاروں کا کام جانتے ہوں۔ اور اپنے پاس صرف افریقہ تک کے کرایہ کی رقم رکھتے ہوں افریقہ آنا چاہیں۔ تو دفتر تحریک جدید سے خط و کتابت کریں ایسے دوستوں کے لئے ضمانت کی رقم کا وہیں سے انتظام کر دیا جائے گا۔

اسی طرح اگر کوئی احمدی ڈاکٹر جنہوں نے ایم۔ بی بی ایس ۱۹۲۹ء سے پہلے کا پاس کیا ہو۔ اور وہ افریقہ آنا چاہیں۔ تو ان کے لئے بھی یہ نہایت ہی قیمتی موقع ہے۔ ایسے دوست دفتر تحریک جدید کی وساطت سے جملہ امور دریافت کریں یہ ایک نادر موقع ہے دوست اس سے فائدہ حاصل کریں۔ (انچارج تحریک جدید۔ قادیان)

چاردانگ عالم میں اسلام اور احمدیت کا پرچار کرنا ہر احمدی کا فرض ہے

جس کے لئے بہتر اور آسان طریق یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مندرجہ ذیل انگریزی۔ فارسی اردو کتب کے سیٹ خریدیں جن کی قیمت میں بہت ہی کمی کر دی ہے۔ اور دنیا کے تمام بڑے بڑے عالموں فاضلوں۔ مذہبی اور سیاسی لیڈروں کو بھجوائیں۔ اور مشہور مشہور لائبریریوں میں بھی رکھوائیں۔ تاکہ ہر ایک انہیں پڑھے۔ اور اس نور سے منور ہو۔ جو خدا کا مسیح اس زمانہ میں لایا۔

۶ انگریزی مجلد کتب کا سیٹ

(جس کی پہلے ۱۸ روپیہ قیمت تھی۔ مگر اب صرف ۵ روپیہ کر دی ہے)

(۱) تفسیر و ترجمہ پارہ اول مجلد سنہری

(۲) ٹیچنگ آف اسلام مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۳) تعلیم المسیح انگریزی مجلد " " "

(۴) احمدیت یعنی حقیقی اسلام مصنفہ حضرت خلیفہ ثانی جس کا ترجمہ آنریبل سر چودہری ظفر اللہ خان صاحب کیا ہے

(۵) تحفہ پرنس آف ویلز مصنفہ حضرت خلیفہ ثانی

(۶) سوانح حضرت مسیح موعود " " "

مندرجہ بالا چھ کتابیں جو اپنے نادر مضامین کے علاوہ کاغذ چھپائی۔ ٹائپ اور جلد بندی کے لحاظ سے بھی دیدہ زیب ہیں۔ اب ۱۸ روپے کی بجائے صرف پانچ روپیہ میں ہی دے دی جائینگی تاکہ دوست دنیا کے مختلف علاقوں میں انہیں آسانی کے ساتھ تقسیم کرواسکیں ؛

۳ فارسی مجلد کتب کا سیٹ

(اس کی پہلے چھ روپیہ قیمت تھی۔ مگر اب صرف ڈیڑھ روپیہ)

(۱) لجۃ النور مجلد عربی۔ فارسی۔ مصنفہ حضرت مسیح موعود ع

(۲) درثمین فارسی۔ مکمل۔ مجلد " "

(۳) دعوۃ الامیر فارسی مجلد مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ان ممالک کے لئے جہاں فارسی کا رواج ہے۔ یہ سیٹ انشاء اللہ نہائت ہی مفید ثابت ہوگا۔ دوستوں کو چاہیئے کہ صوبہ سرحد بلوچستان افغانستان۔ ایران اور آزاد علاقہ کے لوگوں میں اسکی خوب اشاعت کریں۔ کیونکہ اب تو ان مجلد کتابوں کی قیمت برائے نام صرف ۱۸ ہی کر دی گئی ہے۔ صوبہ سرحد۔ بلوچستان۔ آبادان وغیرہ کی جماعتوں کو ان کی اشاعت کی طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہیئے۔

۳ اردو مجلد کتب کا سیٹ

(جس کی پہلے کبھی آٹھ روپیہ قیمت تھی مگر اب صرف اڑھائی روپیہ)

(۱) کشتی نوح اردو مجلد مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۲) حقیقۃ الوحی مجلد " " "

(۳) دعوۃ الامیر اردو مجلد مصنفہ حضرت خلیفہ ثانی پہلے کبھی ان کی ۸ روپیہ قیمت تھی۔ مگر وہ ایک سال سے چار روپے ۱۰ آنے کر دی تھی۔ مگر اب تو عام اشاعت کی خاطر جلد بندھی بندھائی کتابیں صرف چار روپیہ میں ہی دی جارہی ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اپنے اپنے علاقہ یا صوبہ کے سمجھدار سلیم الطبع لوگوں تک انہیں پہنچا دیں۔ بلکہ مختلف پبلک لائبریریوں میں بھی رکھوائیں۔ تاکہ ہر خاص و عام فائدہ اٹھائے۔

اس کتابی تبلیغ والی تجویز کے متعلق چند مزید رائیں

الحاج حضرت مولانا نیر صاحب

سلسلہ حقہ احمدیہ کی اصل غرض دنیا کو صحیح اسلام کا پہونچانا ہے۔ اور اس غرض کو اس زمانہ میں جس بہترین طریق سے پورا کیا جاسکتا ہے۔ وہ حضرت سلطان القلم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام و پیغام کو لٹریچر کے ذریعہ چار دانگ عالم میں شائع کرنا ہے۔ میری ہمیشہ سے یہ خواہش رہی ہے کہ دنیا کی ہر لائبریری میں بالخصوص متحرک آبادیوں (جہازوں) میں جو ناپیدا کنار سمندروں پر شاغل دنیا سے جدا کر کے ہر قوم و زبان و ملک و خیال کے صاحب دماغ و اہل علم مرد و عورتوں کو اپنے کتاب گھروں کے ذریعہ سے مشغول رکھتی ہیں سلسلہ کی کتب پہنچا دی جائیں۔ مجھے خوشی ہے۔ کہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے بک ڈپو نے قدم اٹھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے۔ میں دو سیٹ انگریزی اپنی طرف سے اور دو اپنی بچیوں کی طرف سے خرید کر اس کار خیر میں حصہ لیتا اور خواہش کرتا ہوں۔ کہ میرا ایک سیٹ دنیا کے سب سے بڑے ٹائمز کوئین تیری اور دسٹر اللڈر کو بھیجدیا جائے۔ میں اپنے تمام دوستوں کو بھی تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ ضرور اس ثواب عظیم میں حصہ لیں۔

جناب مولوی ارجمند خانصاحب مولوی فاضل

آپ کی کتابی تبلیغ والی سکیم انشاء اللہ تعالیٰ بہت موثر ہوگی۔ اگر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخلص احباب اس طرف توجہ فرمائیں۔ تو قوی امید ہے کہ نہایت قلیل عرصہ میں ہی اسلام اور احمدیت کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچایا جاسکتا ہے۔ میری طرف سے ایک سیٹ اردو اور ایک سیٹ فارسی کتابوں کا بھی مناسب جگہ بھیجدیں۔ مزید رائیں آئندہ شائع ہوں گی ؛

خاکسار: ملک فضل حسین مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی غلام علی ولد امیر شاہ ذات سید سکنہ نبی عالم شاہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۶ ۸ ۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۶ ۳۶ ۱۱

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی سلطان شیر شاہ ولد محمد شاہ ذات سید سکنہ بیلال تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۶ ۸ ۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۶ ۳۶ ۱۱

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

رشتہ درکار ہے

ایک احمدی دوست جو گورنمنٹ آف انڈیا کے ایک محکمہ میں ملازم ہیں کی لڑکی کے لئے رشتہ جلد درکار ہے۔ لڑکی تعلیم یافتہ اور شہری تمدن رکھنے والی ہے۔ لڑکا مخلص احمدی اور برسر روزگار ہو۔ شیخ قانونگو وغیرہ امیدوار کو ترجیح دی جائے گی۔ خواہشمند احباب نظارت امور عامہ سے اس بارے میں خط و کتابت فرمائیں ؛

ناظر امور عامہ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

جنیوا یکم جولائی۔ آج لیگ اسمبلی کا جو اجلاس تعزیری احکام اور اطالیہ سے دوسری حکومتوں کے تعلقات کے موضوع پر بحث کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ اس میں شاہ حبشہ نے اجلاس میں ایک دردانگیز تقریر کرتے ہوئے ان ہولناک تباہیوں کا نقشہ کھینچا۔ جو جنگ میں زہریلی گیس کے استعمال سے واقع ہوئیں۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ اٹلی چودہ سال سے جنگ کی تیاریاں کر رہا تھا۔ لیکن صورت حال یہ نہ ہوتی اگر ایک یورپین ملک کو مجھ سے دوستی کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہوتی۔ جو کچھ ہوا ایک خفیہ معاہدہ کا نتیجہ تھا۔ ۵۲ سلطنتوں نے معاہدہ جمعیتہ اقوام کے ماتحت حبشہ کی جو حقیقی مدد کی وہ یہ تھی۔ حبشہ میں باہر سے سامان آنے نہ دیا جاتا تھا مالی مدد کے لئے حبشہ نے جو اپیل کی تھی۔ وہ صدا بصحرا ثابت ہوئی۔ ہمیں جبوتی ریلوے کے استعمال سے روک دیا گیا۔ لیکن اب اسے اٹلی کی قابض فوج کے کام لایا جا رہا ہے۔ کیا غیر جانبداری اسی کا نام ہے۔ میں جمعیتہ اقوام سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ حبشہ کے معاملہ میں مداخلت کرے۔ اور میری رعایا کو تباہی سے بچائے۔ لیگ کے اس فیصلہ کو خدا بھی یاد رکھے گا اور تاریخ بھی اسے کبھی فراموش نہیں کرے گی۔

شملہ یکم جولائی۔ جسٹس آغا حیدر کی جگہ جسٹس بھیڈے لاہور ہائیکورٹ کے مستقل جج بنا دیئے گئے ہیں۔

شملہ یکم جولائی۔ بنگال کے ہندو لیڈروں نے وزیر ہند کے نام ایک یادداشت ارسال کر کے ان سے درخواست کی تھی۔ کہ فرقہ وار فیصلہ پر جہاں تک اس کا بنگال سے تعلق ہے نظرثانی کی جائے۔ اس بارے میں سرکاری حلقوں سے استصواب رائے سے اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ سرکاری دوائر بنگالی ہندوؤں کے اس طرز عمل کو حماقت سے موسوم کر رہے ہیں۔ کیونکہ انہیں یقین ہے کہ لارڈ زٹلینڈ فرقہ وار فیصلہ میں مداخلت کر کے ہندوستان کی سیاسی اور فرقہ وارانہ مشکلات میں اضافہ نہیں کریں گے

کراچی یکم جولائی۔ شدید بارش کی وجہ سے سندھ میں سخت تباہی آرہی ہے۔ کراچی میں بھی کافی نقصان ہوا ہے۔ کراچی اور لاہور کے درمیان کی سڑک ٹوٹ گئی ہے۔

بریلی یکم جولائی۔ زبردست بارش سے ضلع شاہجہانپور میں سولہ میل کا رقبہ جھیل کا منظر پیش کر رہا ہے۔ کئی مقامات پر ریلوے لائن ٹوٹ گئی ہے۔ کئی ایک گاؤں سیلاب کا شکار ہو گئے ہیں۔ دریائے گنگا میں سیلاب کا خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔

شملہ یکم جولائی۔ سڑک کی تعمیر پر علاقہ مہمند میں حالات ناخوشگوار ہو گئے ہیں لیکن توقع ہے کہ شورش کو دبا دیا جائے گا۔

جنیوا یکم جولائی۔ ڈنمارک، سپین، فن لینڈ، ناروے، ہالینڈ، سویڈن اور سوئٹزرلینڈ کے مندوبین نے ایک قرارداد منظور کی ہے کہ چونکہ لیگ کے معاہدہ پر شکوک ہو گئے ہیں۔ لہذا امن عالم کے تحفظ کے لئے لیگ اس معاہدہ پر ازسرنو غور کرے۔ اگر لیگ کو زیادہ موثر نہ بنایا گیا۔ تو مذکورہ تمام حکومتیں آئندہ کسی قسم کی تعزیرات میں حصہ لینے سے انکار کر دیں گی۔

روما یکم جولائی۔ جمعیتہ اقوام میں شاہ حبشہ کے داخلہ سے اٹلی جز بز ہو رہا ہے اور وہاں یہ خیال پیدا ہو رہا ہے کہ اٹلی نے یورپ اور جمعیتہ سے تعاون کی جو پیشکش کی تھی اسے ٹھکرا دیا گیا ہے۔

کراچی یکم جولائی۔ کل ڈرگ روڈ میں جو زبردست طوفان آیا تھا۔ اس کی تفصیلات مظہر ہیں کہ آندھی کے ساتھ زبردست بارش بھی ہوئی ہوائی مستقر کے سٹیم ہاؤس کی چھت اڑ گئی۔ ہوائی مستقر کے علاوہ کئی عمارتوں کو نقصان پہنچا۔ جن میں پوسٹ آفس بھی ہے۔

جنیوا یکم جولائی۔ لیگ اسمبلی کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے فرانسیسی نمائندہ مسٹر بلم نے اعلان کیا۔ کہ فرانس صرف اپنے لئے امن کا خواہاں نہیں۔ بلکہ تمام یورپ کا امن چاہتا ہے۔ بین الاقوامی امن کے لئے فرانس اپنی پوری قوت صرف کر دے گا۔ معاہدہ کا احترام ہمارا فرض ہے۔ فرانس کسی ایسی تحریک کا ساتھ نہیں دے سکتا جس سے جمعیتہ اقوام محض ایک مشاورتی انجمن ہو کر رہ جائے۔

شملہ یکم جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت تبت نے جنوبی چین کی اشتراکی بدامنی کے پیش نظر اپنی سرحدات پر فوجی دستے بھیج دیئے ہیں۔

واردھا یکم جولائی۔ آج صبح کانگرس کی مجلس عاملہ کا اجلاس پھر شروع ہوا۔ اور کانگرس کی عام پالیسی اور انتخابات کے متعلق بعض امور پر چار گھنٹے تک بحث ہوتی رہی بیان کیا جاتا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کی ان تقریروں کا جو انہوں نے حال ہی میں کی ہیں اور ان سے عام لوگوں پر جو اثر پڑا ہے اسے بھی زیر بحث لایا گیا۔ پانچ بجے شام اجلاس ختم ہو گیا۔ اجلاس میں فلسطین کے عربوں سے اظہار ہمدردی کی قرارداد منظور کی گئی۔

نئی دہلی یکم جولائی۔ بلدیہ دہلی کی طرف سے تانگہ کے اڈوں کا مناسب انتظام نہ کئے جانے کے خلاف اظہار احتجاج تانگہ والوں نے ہڑتال کر رکھی ہے۔ اسی طرح جمنا پل کے صرف ایک طرف پر ٹھہرنے کی اجازت ہونے کے خلاف [illegible] بھی ہڑتال کر رہے ہیں

شملہ یکم جولائی۔ درہ خیبر میں شنکائی مقام پر آفریدیوں کا پہرہ بدستور ہے۔ اس تنازعہ کو ختم کرنے کے لئے [illegible] ایک جرگہ منعقد کیا جا رہا ہے۔ فی الحال آفریدیوں کے الاؤنسوں کو روک دیا گیا ہے۔

لنڈن یکم جولائی۔ روس نے [illegible] میں دردانیال کے استعمال کے حق میں جو مطالبہ کیا ہے۔ اس کے متعلق برطانیہ کے رویہ سے جرمنی میں بڑی بے چینی کا اظہار کیا جا رہا ہے اور اندیشہ کیا جاتا ہے کہ برطانیہ مغربی یورپ میں بالشوزم کی تبلیغ کا موقعہ بہم پہنچا رہا ہے

لاہور یکم جولائی۔ اخبار پرتاپ ۳ جولائی لکھتا ہے کہ حکومت پنجاب بلدیہ لاہور کے دو مسلم ارکان کو رکنیت سے برطرف کر دینے کے سوال پر غور کر رہی ہے ان ہر دو ارکان کی علیحدگی زیر دفعہ ۱۴ میونسپل ایکٹ عمل میں لائی جائے گی۔

نئی دہلی یکم جولائی۔ دریائے گنگا میں طغیانی کے باعث دہلی حصار ملتان روڈ کا ایک حصہ آمد و رفت کے ناقابل ہو گیا ہے۔

الہ آباد یکم جولائی۔ الہ آباد ڈسٹرکٹ پولیٹیکل کانفرنس نے جس میں پنڈت جواہر لال نہرو اور بابو پرشوتم داس ٹنڈن بھی شامل ہوئے ایک رزولیوشن پاس کیا ہے کہ زمینداروں کو معاوضہ دے کر یو پی میں زمینداری سسٹم کا خاتمہ کر دیا جائے۔

روما یکم جولائی۔ مشرقی افریقہ سے بیس ہزار کے قریب اطالوی سپاہی واپس بلا لئے گئے ہیں۔ ان کے استقبال میں مسولینی بھی شریک ہوگا۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے کہ مراکو میں فرانس اور سپین کے استعمارانہ تسلط کے خلاف زبردست جذبہ ناراضی پیدا ہو رہا ہے۔

یروشلم یکم جولائی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ فلسطین کے حالات بہت حد تک معتدل صورت اختیار کر لیں گے۔ عربوں کے بعض حلقوں میں محسوس کیا جا رہا ہے کہ عربوں کی شکایات کی طرف تمام دنیا کی توجہ مبذول ہو گئی ہے۔ توقع ہے کہ عنقریب دکانیں کھل جائیں گی اس کے برعکس عرب لیڈروں نے عہد کر لیا ہے کہ ہڑتال کو جاری رکھا جائے لیکن عام خیال یہ ہے کہ مالی مشکلات اور تحریک تشدد پسندی میں انحطاط کی وجہ سے لیڈروں کی کوششیں بے سود ثابت ہوں گی

شملہ یکم جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب نے ماتحت عملہ کے ملازمین کی تنخواہوں کے گریڈ پر نظرثانی کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ اس عملہ کی تنخواہوں میں تخفیف کی کافی گنجائش ہو سکتی ہے۔

امرت سر یکم جولائی۔ مقامی گوردوارہ کمیٹی نے چونکہ نہنگوں کو رسد دیئے جانے کے مطالبہ کو منظور کر لیا ہے۔ اس لئے ان اکالی عورتوں نے جو کمیٹی کے دفتر کے سامنے مقاطعہ جوعی کر رہی تھیں مقاطعہ جوعی ترک کر دیا ہے اور وہاں سے واپس چلی گئی ہیں۔

مدراس یکم جولائی۔ پانڈیچری سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ یہاں کے مزدوروں نے اپنی شکایات کو دور کرانے کے لئے فرانس کے نقش قدم پر چلنے کا فیصلہ کیا ہے چنانچہ وہ نہ کام کرتے ہیں اور نہ کارخانہ احاطہ سے باہر نکلتے ہیں۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر دفتر [illegible] قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی